

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اداریہ القریۃ

Digitized by Khilafat Library

الحمد لله رب العالمین

- ۱۔ دوا - صفحہ اول
- ۲۔ سال نو کے اختتامی جلسہ - صفحہ ۲
- ۳۔ دارالامان میں سال کا اخیر ہفتہ - صفحہ ۳
- ۴۔ حضرت علیہ السلام کی تقریر پر تاثیر صفحہ ۴
- ۵۔ سالانہ جلسہ میں بیا بیا ۱۰ نوم - صفحہ ۵
- ۶۔ ترقی و ترقی میں افراد قوم کا فرض (ب) - صفحہ ۶
- ۷۔ (ج) - صفحہ ۷
- ۸۔ ترقی کا نام - صفحہ ۸
- ۹۔ مختلف نوک اور نکات - صفحہ ۹
- ۱۰۔ ایک عیسائی اور ایک مسلمان کا سہارہ - صفحہ ۱۰
- ۱۱۔ انجیل کا معقول اندازہ - صفحہ ۱۱
- ۱۲۔ تحقیق مسئلہ عبادت میں صفحہ ۱۲
- ۱۳۔ ہندوستان میں گوسہ کا آخری ہفتہ - صفحہ ۱۳
- ۱۴۔ مذہبی دنیا پر سرسری نظر - صفحہ ۱۴
- ۱۵۔ متفرق مضامین صفحہ ۱۵
- ۱۶۔ دارالامان میں عید الفطر صفحہ ۱۶
- ۱۷۔ اشتہارات صفحہ ۱۷

چو کویم ہاتھ لگائی چھادر قادیان بینی
 دوامینی شفا بینی غرض ارالامانی

ایڈیٹر صاحب یقوب علی تراب احمدی
 (۲) خواص و معارف
 (۳) ہندوستان سے باہر
 (۴) غیر مذہب والوں سے
 (۵) اپنی جماعت کے غیر متعلقہ دوسروں سے

نمبر اول دارالامان قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء مطابق شنبہ ۳ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ المقدس جلد ۹

دعا

اے خدا - اے بندوں کے مالک و تیری قدرت کا ایک ذرہ دست ہاتھ پر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازہ مانے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے اسبابوں کے مہیا کرنے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت و خواست و طلب سے بڑھ کر ہے۔

خدا یا سبک خاص ہے کام میں قبول ہونے کی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیرے ہی ہمارے دوا سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تنہا اور آرزو ہو کہ نہ رہے۔ ہمارا انس و محبت اگر ہو تو تجھے بہتر سے میرے تعلق خاطر ہیں۔ ہاں جان ہو تیری تقدیر پر رضا مندی ہمارے خوشی ہو تیری طرف سے کسی اذیت و بلا کے آئے ہیں مہر آجائے۔ تیری ہی طرف سے ہر قیامت کو نہ والے ہوں۔ اور تیری ہی ہمتو کے شکر گزار محض تیری ہی یاد سے ہمیں نصیب ہے۔ اور تیری ہی کتاب ہمارے لئے رہا و شادمانی کا باعث ہو۔ رات کے دومیانی میں

ظہر میں صوفیوں کے آقا و انجمن پر بھی تیری ذات پاک کے ساتھ ملاوٹی کی حالت حاصل ہو وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کر دی گئی ہے اس سے ہم کنار کش ہو جائیں۔ اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو تیری عنایت کا شوق غالب ہو تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار رہیں گے۔ اور تیری کرم ہی ایک ہی راہ ہے جس راہ سے ہم نے تیری صفوں میں حاضر ہونا ہے۔

اے ہمارے پروردگار جو ہر دم تونے ہمارے حق میں اپنے پیارے رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہیں عنایت فرما سب کو روز قیامت کی رسوائی سے بچا بیشک تیری ذات سے ہرگز کھٹا وعدہ نہیں ہوتا۔

اے الہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ را کو ہمارا طریق مقرر فرما خدا ہمارے مقصد کو میں سب کو تو کامیاب کر۔ اور ہماری توبہ قبول کر کہ بیشک توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے۔

اے الہی ہمارے گناہوں کا کفار تیرے ہی نام پاک سے سزاوارتہ نام نہ ہو۔ اور تیری ہی نام سے ہماری ہمت و تیرے ہی نام سے ہماری موت ہمارا رجوع آخری

تیری ہی جناب کی طرف ہے۔ خدا یا - اے ہمارے سہارے کی لذت و ہمیں مٹا فرما اور اپنی عنایت پاک کا ذوق و شوق ہمارے دلوں میں پیدا کر۔

یار الہی! ہمیں سچ کو سچ کر دکھا اور اسی سچ کی تابعداری پر قائم رکھ۔ اور جو کچھ ہمیں چھوٹی ہی نظر آوے۔ اور اس سے ہریشہ ہو کوفت اور پرہیزی حاصل رہے۔

اے الہی! ہمیں ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے آگاہ کر دے۔ اور ہمیں ہر ایک حالت میں موت نصیب کر کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہوں اور ہر ایک اپنے خاص شیک بندوں کی جماعت میں شامل فرما۔ غلاموں بے انصافوں کی بدی کو ہم سے دور کر۔ اور اپنے صادق ایمانداروں کی دعا میں ہم کو شریک کر۔ اپنی ہر ایک مخلوق اور مخلوق کی نیند میں مرنے والوں کی نیند سے ہمیں بجا کر اور ہم کو اپنے پیارے برگزیدہ رسول کریم کی صفات سے بہرہ مند کر اور اس حال میں کہ ہر تیری عطا کردہ سلامتی سے امن پانے والے ہوں ہم کو شریعت میں داخل فرما۔ اپنے خالص پرہیزگاروں کی جماعت میں قیامت کے دن ہمیں اٹھا کر اپنے پیارے اور اعلیٰ انش و رزق سے ہم کو بھارت دے۔

خداوند! - اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور پیار رحم نازل فرما۔

خداوند! - اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص دوا و رحمت عنایت فرما۔

خداوند! - اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بند ہے ہونے کا محمولہ ہے۔

خداوند! - اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو صلاحیت عطا کر۔

اے! رضیت اللہ الاسلام و دینا کی بشارت دینے والے! اسلام اور سلاطین کی اپنے برگزیدہ مامور و مرسل - حکم امام سے صادر فرما۔

مولا کریم! تو اس شخص کی تائید فرما جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نعمت کو اپنے آپ میں نہیں میں سے بناوے۔ ہاں اس شخص کو سزا اور سزا کر تیرے پاک اسلام کی نجات کرنا ہے۔

اے رب کریم! ہمیں نہیں سے نہ بنا۔

اے رب کریم! مجھ اس خدمت دین میں تیار اخص عنایت فرما اور میری ذریت کو اس سے کافی حصہ بخش۔

اے الہی! اے اللہ! مجھ اور میرے پیارے قلم کے قلم کے ابتداء سے بجا اور اپنے تمام کے ساتھ تیرے

دارالامان میں عید الفطر

دارالامان میں ۹ نومبر کی شام کو کھل
رمضان نظر آیا اور ہجرت کو پہلا روزہ
ہوا۔ اس حساب سے تیس دن کے
اصناف کے لحاظ سے عید یوم ہفتہ
ہو رہی ہے۔ پہلے ہی مگر کویت سے آئے
ہوئے ایک چالی کی شہادت پر کوشش
چاڑھ کر دیکھ کر بدھ کو روزہ رکھنا تھا۔
حضرت احمد سے جسے جمعہ کو عید کا نثری
دیا۔ علامہ اس شہادت کے ذریعہ بتاوا
اور شرط دی اس شہادت کی تصدیق
ہو چکی ہوگی۔ اس سے جمعہ کو عید
کو عید ہوگی۔ حسب معمول نماز عید پڑھے
میں اور ہوئی۔ اور حضرت عظیم السلام
نماز پڑھائی اور شہادہ پڑھا۔

خطبہ عید الفطر و سیرت
جو کہ حضرت املاست مبارک

میں پڑھا
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ
الحمد۔ آمین الحمد للہ
ربنا و البعث فیہم رسولہم
یتلو علیہم سائر کتابہ
والحکمۃ ویرثہم اللہ العزیز
ایک دعا ہے جو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے مناجات رب العزت اور رب العالمین
اللہ جل شانہ کے حضور آگے سے مناجات
کر اس دنیا میں اسلام کے لئے اور اس کے
نجات کے لئے کہنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے
حضرت امیر المومنین کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب
پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہمارے رب
اور ربی اور میں نے تیری مالگیری بوجہ
میرے جیسے جسم کے قوام کی پرورش ہوتی ہے
میرے اور اس کے اخلاق سے انسان مرتب ہوتا ہے
میرے ہی بارے میں روح کی بھی پرورش فرما اور

استعدادات کے اعلیٰ درجے پر پہنچا۔ اسے اس قدر
ربوبیت کے شان سے ایک رسول امین بھیج دیا
جس نے اپنے انہی میں کا ہی اور اس کا کام
ہو کہ وہ صرف تیری راہ میں اپنی جان بڑھے
اور پڑھے اور صرف تیری شہین بکھیرے اور
اور سکھلا دی جسے ہر اس پر بس تیری بکھلا دی
وقت ہذب اور کشش ہی سے دیکھو جس سے
لوگ اس تعلیم پر کار بند ہو کر گئے اور سطر بنادینے
تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز
ہے اور تیری باتیں حق اور مکمل ہیں تیری حق
میں اس ملک کی تیرے کس طرح ہوتی وہ تم لوگ
جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا کی شہادت میں
جس سے ہم تم سے وابستہ ہیں۔ دعا ایک تیری
عظیم شان کا وقت والی ہے جو ہر دعا کا امام
علیہ السلام کے حسب دوسرے نبیوں کی کا سب سے
پہلے آئے ہیں تو ان کا باعث ہی عرب و عجم
کو اپنے میں وہ دعا ہی تھی جس سے حضرت آدم
کو رب و ملائے عبادت دی اور وہ دعا ہی تھی
جس سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو بارگاہ
قرآن شریف کے بنیاد میں ہی دعا اٹھائی
الغیر کا طے المستقیم اور انسانی دعا ہی
ہر جہ سے آغوش پرست انسان جس میں
ہی کہ یہ علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرنے میں تو
جس میں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چہرے پر تھے
شب کے لباس تھے۔ نماز کے اور کرتے۔ سوہن
تھے۔ بات چیت کرتے۔ غرضیکہ ہر ایک کام
کی ابتدا دعا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو
مسطح کی سنگین کا باعث اور کزور طہاچ واری
ہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کے
لئے تیری سامان ہوا کر لے تو اسے یہ علم ہو کہ میں
ہو تاکہ اس سے فرور وہ غرض حاصل ہو یا کوئی
کیونکہ سامان کے ہم پہنچ جاتے ہیں اور غرض
در غرضی ایسے اسباب اور اوقات کی ضرورت
ہوتی ہے جس پر اس کا علم ہو کہ یہ نہیں جو تا تو اس
وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے
وہ اپنی غرض مستحق کے حاصل کرنے کے لئے ملے
حکم کر سکتا ہے اور اسی سے وہ غرضی در غرضی
مستحق جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوگی
بعض کزور طہاچ جو کہ دعا کی اس خوبی سے
ناواقف ہیں ان کو یاد دلاؤ اور لازم ہے کہ اسے
ایک صریح شہادہ اگر امتحان کریں کہ یہ بڑا اثر ہے
کا خبر کیا ہو ہے۔ عبادت میں ہی عہد اور مطلق
نزدیکی ہو ہے جو کہ بہت سے بار و غیرہ فیض ایت
ہوا ہے اور اگر وہ ایک دروہ صوفی ہو لیکن غایہ
کی کثرت اس کے علم ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے

یہی دعا دعا کا ہے ہر ایک کی طبیعت ایسا
نبین اس کی اس سے نام اور کزور طہاچ کیلئے
ہجرت کا انتقال و ان کے تھے ہی جو کہ ایک
اس سے اس قسم کے لوگوں کو ہی پہلے فرمائی ہو
ایک غریبوں کو ان کے اس پر علم آد شروع کرنا
پہلے سے مستعد ہونے سے اس سے علم مثل ریاضی
ہندسہ وغیرہ۔ علم ان کا کہ صرف وہ خود غیور
ہیں۔ ان سب کی ابتدا اول غرض ہے ہر ایک
ہی انسان تیری کر کے جس سے تیرے عظیم شان
تہاچ پر پہنچ جائے۔ ایک پولیس میں کے
پہنچے پر غرضی طور پر ایک گہری تکی لی جاتی ہے
اگر یہ صرف غرضی امر ہو تا ہے کہ بڑا اوقات مل
یہی براہ ہو جاتا ہے۔ پس ہر ایک کو پہلے تیری
کی تعلیم سے اور ساتھ راست بازوں کے تجربہ
کی بنا پر دعا کو ذریعہ بنا دے اور اپنی کزور کی
آگاہی کیلئے ہی دعا کی کرے تو اسے معلوم ہو گا
کہ دعا کی حسیہ اور غرضی ہے کہ دعا کے ساتھ
خدا تعالیٰ سے تیری ہی تعلیم دی ہے کہ جو کلام جس
وقت مسامت ایسی سے جب دعا کی قبولیت
میں در ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوا
کون کے لئے تھی اور نفس دعا کی نسبت ہے
شکوک اور شہادت پیدا ہو جاتے ہیں اس سے
استقلال اور مناجات ہی پر جن میں نہ کہ
مناجات میں تیری ہی ہے وہ شرف و وس
ایسا ہے اور اس میں ظاہر فرمایا ہے کہ ایک
رسول ہونا چاہئے جو کہ تیری آیات پہنچے اور
پڑھئے اور لوگوں کو مرے اور علم کرے یہ
تین باتیں ہیں جو کہ اس دعا کے ذریعہ ہائی گئی ہیں
اب ہم دیکھتے ہیں کہ اول دو باتیں تعلیم اور علم
تو اب تک تو جو ہے تجھے اور غرضی اور مرد
اور مطلق قرآن کی کلمات میں معروف ہیں اور
عالموں اور دانشوران کے ذریعہ سے لوگوں کو
قرآن شریف کے اسرار و معانی کا ہی کچھ نہ کچھ علم
ہوتا ہے اور دونوں مسلمان تھے ایک ظاہری
ہو کہ اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت امیر المومنین
کی دعا سے قبولیت کا شرف یکے بعد حاصل
کر لیا ہے۔ لیکن کیسے انہوں کی بات ہوگی
اگر ہم یہ مان لیں کہ اس دعا کی بڑا اثر دوسروں
کو ملے گا اور ظہر ہے کہ کوئی مسلمان کی غرضی
غرض سے موجود ہو۔ رسول کی اجازت کی علت
غائی اور دعا کا مضر اور لب باب تو یہی تھا۔
اور یہ اگر ہی نہیں رہا تو دعا کی قبولیت کی غرضی
خدا تعالیٰ کو جو کہ علم تھا کہ ایسے لوگ ہی ہوں گے
جو کہ اس دعا کی قبولیت کی غرضی کریں گے اس سے
اس نے اپنی پاک کلام میں وعدہ فرمایا۔

تخون نزلنا الذکر و انزلنا لکم قانون
اور دوسری جگہ فرمایا و عذ اللہ الذین
امسوا امنکم و عہدوا علیہم یستقذروہم
فما لکم فی کما استغفرت الذین
میں قبلہم۔ انہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جانشین لوگوں کو مرے اور غرضی
بنا ہے میں گے۔ ولینکن لہم دینہم
الذین اذنی لہم میں جن کو اس ان
کے لئے ہند کیا ہے اس میں طاقت پیدا کر دیں گے
اور اسی طاقت سے عمارتیں گے جس سے انہوں
کا زکریہ ہو۔ ولینکن لہم دینہم
امنا۔ ان کو شکوت ہی پیش آویں گے لیکن
اللہ تعالیٰ کی پاد ہو گا۔
شکوت پیش آئے گا یہ باعث ہوا کہ اسے
کہ انسانی عبادت کسی کا حکم ہونے میں مشابہ
کیا کرتے ہیں چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ہاری حکومت کو یہ لوگ طاعت اور کلامتے
میں پس جب خدا کی حکومت کا یہ حال ہے تو یہ
جب امیر علیہم السلام کی حکومت ہوتی ہے
اس وقت لوگوں کو اور ہی اعتراضات سمجھتے
اور کہتے ہیں لولا نزل ہذا القرآن
علی رجل من قرین عظیمہ ۱۱
کہ وہی کا تختی فلان رئیس یا عالم تھا اس سے ظاہر ہے
کہ لوگ رسول کی بیعت کیلئے تو وہی کو یہ صفات
اور اسباب جو یہ کہتے ہیں جس سے ان کا وہ ای
بالکل بے مبنی کہا جاسکے وہ انہیں اس وجہ سے
کے غلطی کی حکومت ہو تب تو ان کو معافیہ
پر معافیہ اور کراہت پر کراہت ہوتی ہے
اسی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۱۱ وھم یفہمون
رحمت ربائک تخن کسنا لہم سحر
معیشہ سحر کہ باہر لوگ ابی افس کی غرضی
کرتے ہیں ملا کر دیکھتے ہیں کہ وہ معاش میں ہوتے
ان کو خود قاتل نہیں دیکھا اور خود ہونے اس کی
تفسیر کی ہے۔ پس جب ان کو علم ہے کہ خدا کے
راہ سے سب کچھ ہو گا تو یہ تو یہ انہیں اور ان کے
خلفاء کا انتخاب ہی اس کے راہ سے ہونا چاہئے
سورہ ہجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان فیکم رسول اللہ لویطیعکم فی
کثیر من الامور لعلکم تترعون
رسول ہے مگر تہا دی رائے پر چلے تو یہیں پہنچان
اور دیکھیں کہ سامان ہو۔ یہ خدا کی انتہائی
جو کہ اپنا کام کئے جا رہا ہے یہ اسی کا فعل ہے کہ
امام بناوے غلیظ بناوے تہا دی سمجھ و ان
کام نہیں آسکتی۔ مگر وہ سلطنت غرضی میں ان
دانشدہ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کا بار سے کہنے کے

ماہر کرہ سے اور اس کے مذاق و ذوق ثابت ہوں۔ محکم خود غرض۔ کہنے پر ہر کلمہ سے تو دیگر کو کس قدر شکل پر سے اسی سے لوگوں کو بخشن اور سماج میں اپنے لقب کر دے۔

پہلیوں میں تو مشرغ رہا پھر اسے یاد ہو گئی تو ملک ہو جائے میں انسان جیسے پیدا ہوا۔

میں نے جو کچھ چاہا ہے اور زمین کا ایک باب وراثت دیا ہے عرف اس سے کہیں بچاؤ کا سامان ملے۔ وہ کہہ دیکھ لو کہ کچھ پیش نہیں گئی۔ میں جی میں کمال کر دیا ہے ہر ایک مرض کے جرم معلوم ہوئے ہیں مگر یہی باریک بینی موت کا آزار گرم ہے اس نے دانہ سے ۳۰ کپہ سال پیش تک کا پتہ دیا ہے کہ یہ تباہ کن کل کیا ہو گا یا چند مشن کے بعد کیا نیک آئے گا ہے۔ اس کا اسی ملزمین پر کیسی اورانی ہے کہ اس قدر عظیم الشان کام کے انتخاب کو اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جی اور اس پر ہمارے کچھ سے ہو۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ جب ملاوت اور نظر کا سلسلہ اس دعا کے مطابق ختم ہو جائے تو ہر ایک نفس کا سلسلہ نیچے آسویں۔

ابھی کا جو دیون ختم ہو جاوے۔ اور جیسے رسولوں کی رسالت کسی کی رائے اور کہنے پر نہیں ہوتی وہ خلافت کسی کے کہنے سے کہیں ہو جائے اور رسول آئے ہیں وہ خدا کی انتخاب سے آئے ہیں مخالفت صرف اس سے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کافی ہو۔

اور وہ بتلاوے کہ ہمارا انتخاب اور ہمارے ہاتھ کا پڑ رہا ہے۔ اسی نے ان لوگوں کے بیرونی اور اندرونی دشمن پیدا ہو جائے ہیں جن کو یہ لوگ بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ اعملاو علی مکتا تملاتی عامل فصول تعلیم ان تکون له عاقبة الدار۔ ۳۔ کہ تم اپنی جگہ کوئی دقیقہ نہ چھوڑو اور ان کا کام لے جاؤ اور میں ہی اپنا کام کر رہا ہوں انجام کار خود پتہ لگ جاوے گا کہ کس قدر منصور کون ہے ہر کہنے میں علی اللہ تو کلت فاجمعوا افرکد وشرکاکم لکن افرکد غفۃ لفرافضوا الی کلا تضر و ن ۳۔ کہ میرا ہر دوسرا پتہ ہے ہر تم سب جمع ہو کر جو عید چاہو کرو۔ اور ایسا کرو کہ تم کوئی کامیابی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے اور کوئی مضمر سے نہ رہے۔ ہر دیکھو کہ تم کا کام اور میں باہر ہو تا ہوں کہ نہیں

پس ایسا کہ یہ حق و تعالیٰ اپنے رسولوں دشمنوں کو یہ ست و بار کہے کہ اس کے دیکھو میں اس کا مذاق ہوں کہ نہیں اور ہمارا اصل ہے کہ نہیں۔ ہر ایک دنیا کی پشت میں ایک سرور ہے۔ کہ ان کے ذریعہ سے ابھی تعریف اور افتخار کا پتہ لگتا ہے۔

بیعت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور جب انسان کسی کو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتے ہیں اس کا ہر کچھ نہیں رہتا۔ مہاجر کام سے اپنے نفسوں کو آخرت میں علی علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیچ کر ان کی اعلیٰ کو کہاں تک دیکھ رہا ہوتا تھا۔ اس کو حال و حال ہوں سے معلوم ہوتا ہے۔ میں کا ذکر میں کرتا ہوں۔ جب کہ دفع خطبہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ کہتے ہوئے تھے۔ آخرت میں علی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جیہ جاؤ عبد اللہ ابن مسعود ایک صحابی اس وقت سجدہ کی لگی میں آ رہے تھے۔ انہی ہی نے آواز دی کہ جی اور جان تھے وہیں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ ان میں سے سب کا خدا معلوم ہو چکا ہے ایک ہاں ہو گئی بلکہ چلے گئے۔ اسی وقت اس کی تعمیل کروں دوسرا وقت ایک صحابی کھڑا ہوا کہ اسے جو کہ آخرت معلوم کا صحابی اور وہ آدی تھا۔ اپنے جب غور ہو کر کسی تیار کی حکم جماعت کو دیا۔ تم ہر ایک نفس اپنی اپنی جگہ علیاری کر سنے لگا اور کہتے خیال کیا کہ جو کہیں ایک میرا دی ہوں اس سے جس وقت چاہوں گا ہر ایک سامان میرا لوگوں کا۔ جو کہ سستی گئی میری ذہنی کو فرط سے دیکھتے ہو جو ہوتی ہے سنے لوگ تو علیاری کیسے داند ہوئے۔ اور کبھی جو رہ گیا۔ جب وہ بازار میں گیا تو اسے کچھ ہی نہ لگا اس کا بی اور سستی کا اور کیا تیرہ ہوا۔ آخر کار شریعت سے محروم رہا۔ جب آخرت معلوم وہیں نشہ ہونے لگے تو کب ایک حدیث میں خود بیان کرتا ہے۔ مجھے غم نے تنگ کیا اور میں جو ہوت ہونے کا ارادہ کرتے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپ کے غم سے بچ جاؤں اور اپنی پروری کے ہر غم سے اس میں امانت کا طلبگار رہا۔

جب علی علیہ وسلم نے اپنے اپنے سے اس وقت مجھ سے یہ کذب دہرایا۔ اور میں جان لیا کہ آپ کے دہر و جو ہوت ہونے سے جو کسی نجات نہ ہوگی میں نے بچا ہونے کا ہتھ ارادہ کر لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبح مدینہ میں پہنچے اور جب آپ نے ملا یہ قصہ ہم سے مل کتاب حدیث کو نقل کر دیا ہے کہ انہی کو واقفیت تھی۔

نشہ ہونے کا کہتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نے آپ کے سب میں دور کثرت نماز چھی ہو لوگوں کی ملاقات کے لئے وہ ان ہی بیچتے تھے میں غفلت لوگ تھے اور سو گند کیا کیا کرتے تھے خدا کے عطا کیے سلسلہ بیان کرتے تھے۔ اور لوگ کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کا خدا رسول ہوا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کے باطن اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جب میں مدت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے دیکھ کر غیبیاً آدی کی طرح مجھے فرمایا۔ اور مجھے کہا آگے آ میں سلام کیجئے آپ کے لئے بیٹھ گیا۔ پھر آگے مجھے فرمایا کہ تو کس سبب پوچھ رہا ہے کہ تو نے سواری خرید نہیں کی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ سے سو اس کی دیا دار آدمی کے دہر و ہوتا تو خدا تعالیٰ نے مجھے کام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں مذہب بیان کر سکے میں نے غصہ سے صاف غل مارتا۔ لیکن میں ہانا ہوں کہ اگر میں آج بیوت ہو کر آپ کو خوش ہی کروں گا تو حق یہ خدا تعالیٰ آپ کو مجھ سے غصہ لگ کر دے گا اور اگر آج میں نے آپ کے روبرو جی کہا تو یہ آپ مجھے غیبیاً ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عاقبت خیر دے گا یہ خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں خلافت کے وقت چلے سے ہی قوی اور خوش گذران تھا اور میری عرض سن کر آپ نے فرمایا بیشک اس نے جی کہا اور مجھے فرمایا کہ وہ جو کہرا ہو اور پلا جا گا خدا تعالیٰ نے میرے حق میں فیصلہ کر دے میں انہی کہرا ہوا اور بنی سلام میں سے کچھ آدمی میرے پیچھے ہوئے اور مجھے کہتے تھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں نہیں جانتے کہ تو نے اس سے چلے کوئی گناہ کیا تو جی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی مذر کیوں نہ گئے جیسے دوسرے مخلوق نے گئے تھے میرے گناہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تھا مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ وہ لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ ان کے کہنے میں نے ہی ارادہ کر لیا کہ لوگ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی اپنی تقریریں لکھ کر دے کہ میں نے ان سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے (میں نے کوئی اور بھی نہیں) جسے میری قیسی تقریر کی ہو انہوں نے کہا ان دو آدمی تھے میری قیسی تقریر کی ہے اور

Digitized by Khilafat Library

احمدی زمینداروں کو عذر

مہاجر حکم یہاں ہاں ہاں صاحب سالی ہر ایک کو حکم یہ کہ اس کا دولت مدار کی طرف سے اعلیٰ خدا کے صلے میں دوسرے زمین پر چلے پڑھا ہو گیا ہے یہ کہ اپنی جگہ خدا کے نام سے مشہور ہے۔

اور یہ قطعاً بہت ہی عمدہ اور نیک ہے ہر ایک زمیندار کو پاشی ہوتی ہے زمین ہر ایک ملک سے ہم کو اس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہاں صاحب موصوف کی خواہش ہے کہ اس کا بھی کوہ اعلیٰ کا فتنہ بدوں کے ذریعہ آباد کریں۔ اس واسطے احمدی زمینداروں کے لئے یہ بڑا ہی نادر مل ہے کہ ان کی ایک اپنی اپنی آباد ہوا لگی۔ جو کہ اس کا بھی کی کاشت دینہ کے لئے وہاں جاؤ اور زمینداروں انہیں چاہئے کہ وہ ہاں محمد صاحب پیشتر متعلق علی الخاں لودھانہ کو خطا و کتابت کر کے توجہ دے کہ اس نے جندہ جلدان کے نام در خواہشیں بھیج دی تھیں اسی قدر مفید ہوگا۔

میں ان پرستان اعلیٰ کی مہربانی اور امانت فرمائی کا فائدہ ارمیوں جنہوں نے صلح کے لئے دی پی خواہ وہ بقایا کے متعلق تھے یا جنگی قیمت سال رواں کے لئے وصول فرمائے ہوں اعلیٰ اشاعت سے میں سلسلہ وار رپورڈ شائع کر دوں گا تاکہ احمیہ ان ہو جائے۔

اختیار اسلام

میں اس کتاب پر ریرا ل کیا تھا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ چھٹی اپنی یہ دیکھتے ہیں کہ میں نے اپنی اپنی کتابوں کے ساتھ ہر گز کہ ہول کہ کتاب حضرت حکیم الامتہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم صاحب نے بھی پسند فرمائی ہے۔ جس سے ہر ایک صاحب کے خصوص اور طبیعت کا پتہ ملتا ہے۔ میری رائے ہے کہ ای کتابوں کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہئے خصوص کی قیمت عصر ہے آریوں کو خصوصاً یہ کتاب چھپنی چاہئے

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوامہ پروردگار حضرت سیدنا
 سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نامہ
 ہے میں نے اس کے معلق بنات شیخ و دیگر
 کام میں اسے معلق بنایا ہے اور اس کے
 آریہ و دیگر آریہ سب کی قیمت کو مقرر کیا ہے
 طشت از امام کریم علیہ السلام کی ساری تصویر کے
 غور و فکر سے تیار کیا گیا ہے اور اس کے
 انوار میں کامیاب دیا ہے جو دو عالم پر گزرتا ہے
 نماز پر تقریر اور مسئلہ و وجہ و پر خط
 حضرت سید ہوشی کے نماز کے اسلوب و طیف تقریر
 فرمائی ہے اور دست و پا کے اعتقادات کا جواب
 دیا ہے۔ رسالت ہی نہیں بلکہ سب سے
 بہت ہے۔ قیمت ۱۰۰
 حضرت اقدس کی پرانی تحریریں
 سند اول، ملاحظہ فرمائیے اس میں مضمین الہامی
 مسئلہ تاسخ و رد القرآن کے مقابلہ پر قیمت ۲۰
 سران الدین عیسائی کی چاروں کتابوں کا
 عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت
 علیہ السلام کا طیف رسالہ دوسری مرتبہ تصدیق ہے
 فیصلہ آسمانی حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی تحریک مضمین نامہ صابر ہے۔ قیمت ۳۰۰۰
 نور القرآن ص ۵۰۰ میں مضمین کا بیجا ہے

فاضل امروہی کی تصنیفات

مذہب ذال کتب مجتہد سید محمد علیہ السلام کا ہے کہ وہ
 وہاں سے مقرر فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں
 تقریر المومنین، موعود محمد بن ابی بکر بن ابی
 کثر حضرت سید محمد کے خلاف جو یہ لیا تھا اور جہاد
 پر پیش کش ہے اس کا کافی دوا ہے جب ایک نالی یہ
 کتاب میں لکھا ہے کہ اس پرانی ہے قیمت ۱۰
 محسن کا زعم ہے یہ سب ملے گا کہ لڑائی کی کتاب
 شمس البدر کا جواب ہے۔ قیمت ۱۰
 تقریر سورہ تہیت، سورہ تہیت، سورہ تہیت
 انوار میں کامیاب سورہ مذکور کی ایک تقریر ہے
 تواریخ میں ایک ہندوستانی موعود کا خط ہے کہ
 نسخہ و شہید مکرانہ کی دعوتی تقریر قیمت ۱۰

پڑھیں احکام کی تالیفات

تفسیر القرآن پارہ اول یہ تفسیر اور زکات
 توہم ہے یہی تفسیر ہندوستانی ہے جو موعود
 علیہ السلام کی ہے جس میں بیابان کے سلسلہ میں
 موعود کی سب سے بہت ہو گئی ہے قیمت ۱۰

تفسیر القرآن پارہ دوم۔ بلور سید ہمارے
 تفسیر القرآن تفسیر کے بعد ہمارے بلور سید ہمارے
 مع ہوشی و ہوشی کی مطلق ہوشی کی و ہوشی
 بعض نامی اسباب اسے پیش آئے کہ وہ ہوشی
 کے بعد مسئلہ بند ہو گیا لیکن اب آتشا ہندو تقریب
 مسئلہ ہندو ہوشی ہو گیا ہے کہ گذشتہ و ہوشی
 کی قیمت ۱۰ اور مسئلہ قیمت ۱۰

سلسلہ سوارید۔ سلسلہ سوارید و ہوشی میں ہوشی
 طرز کا پتلا رسالہ جو ہندوستان کی اصلاح اور ہوشی
 سلسلہ سوارید کی تفسیر کامیاب کر لیں ہوشی سے ہوشی
 سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوشی کے
 معلق نامہ کے طرز پر لکھا گیا ہے۔ یہ رسالت
 ہی نہیں بلکہ ہوشی ہے۔ قیمت ۱۰
 رپورٹ چارٹ۔ رپورٹ چارٹ اور اعلان میں ہوشی
 میں دیکھ کے اور ہوشی کی تعلیم اعلان ہے ہوشی
 میں ہوشی کے ہوشی میں ہوشی ہوشی ہوشی
 فرامین اور حضرت علیہ السلام اور ہوشی ہوشی
 عبدالحکیم علیہ السلام کے قرآن کریم کے خلاف ہوشی
 لکھا ہے۔ یہ سب تقریریں کامیاب میں طرز و ہوشی
 ہوشی کے شریعت میں ایک ہوشی ایک قابل دید
 اثر و نفوذ ہے۔ قیمت ۱۰
 الاذکار۔ حضرت محمد علیہ السلام کے سلسلہ سوارید
 سے شام کو اذان میں ایک جامع نامہ کے معلق
 کیا ہے اس کا قابل قدر ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی
 گندی کا ہوشی ہوشی اس میں ہوشی کے حالات ہوشی
 ہوشی اور ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی
 اصلاح النظر۔ حضرت علیہ السلام کے خاص ہوشی
 ہوشی ہوشی ایک آریہ کے اعتراضات متعلق ہوشی
 آدم کا جواب میں کہ حضرت علیہ السلام نے ہوشی
 یہ ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی

متفق کتب میں

تفسیر و تالیفات سید محمد علیہ السلام کی ہوشی
 تفسیر سورہ اور ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی

شیخ عبدالحق نو مسلم کی فلسفے

برائن میں دھرم کی حقیقت کہ لکھی ہے
 دھرم کی حقیقت۔ قیمت ۱۰

میر محمد شاہ ضا سیکوٹی کی تصنیف

الفتح و تفسیر عبدالحق نو مسلم کی تصانیف
 سید محمد علیہ السلام کی تصانیف میں ہوشی ہوشی
 نو مسلم عبدالحق نو مسلم کی تصانیف میں ہوشی ہوشی
 سید محمد علیہ السلام کی تصانیف میں ہوشی ہوشی
 انشعور منیر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز

الحکم کی حقیقت نماز میں ہوشی ہوشی ہوشی
 کا اعلان کیا گیا ہے۔ میں آج اس کتاب کے
 مضمین کی تقریر ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی
 ہوشی سے معلوم ہو سکے گا کہ یہ کتاب ہوشی
 عمر ۱۰ ہوشی ہے۔

میں اس کتاب کو کم از کم دو ہوشی ہوشی
 چاہتا ہوں آخر میں اپنی دوا ہوشی ہوشی
 طالع دین لکھنا ہوشی ہوشی ہوشی ہوشی
 فہرست مضمین حقیقت نماز

- ۱۔ انسانی فطرت کا اقتضا اور رعایت
- ۲۔ دین الہم اور فطرت اللہ کے ہوشی
- ۳۔ عبادت کا مفہوم
- ۴۔ صلوٰۃ (نماز) کے کیا مواضع؟
- ۵۔ عبادت اور الوہیت کا تصور و نزول
- ۶۔ نماز میں کون سا معراج ہے؟
- ۷۔ نماز نماز دماغ ہے
- ۸۔ دنیا کی کوئی چیز لذت سے خالی نہیں
- ۹۔ جو دین اور الوہیت کا رشتہ
- ۱۰۔ نماز میں بے ذوقی اور ذوق
- ۱۱۔ نماز میں ذوق کی کچھ پیدا ہو
- ۱۲۔ بیذوقی سے ذوق کیونکر پیدا ہوگا؟
- ۱۳۔ حقیقت نماز
- ۱۴۔ باطن کو ظاہر سے تعلق ہے
- ۱۵۔ طہارت عبادی اور وضو کا فلسفہ
- ۱۶۔ پاکی اور ناپاکی کا مفہوم
- ۱۷۔ فطری عبادت، عبادت و عبادت کے فرق و حرکت الہی
- ۱۸۔ نماز پر کون کون سی مشروبات کی فعل میں نہیں لگتی
- ۱۹۔ ان کا نماز کی حقیقت اور فلاح
- ۲۰۔ نماز کا روحانی فلسفہ
- ۲۱۔ نماز چنگا کی وجہ اور حقیقت
- ۲۲۔ اوقات نماز کا روحانی فلسفہ
- ۲۳۔ باندی اوقات کی قدرتی تاثیر
- ۲۴۔ جماعت اور اس کی حقیقت
- ۲۵۔ نماز جمعہ اور عیدین کے قایم رکھنے کی حکمتیں
- ۲۶۔ انضباط اوقات چنگا نماز کے نتائج
- ۲۷۔ اذان اور اس کی حکمت
- ۲۸۔ اذان اور دوسرے قایم طریقہ
- ۲۹۔ اسلامی عید کے طائفہ نمازین
- ۳۰۔ تفسیر قبلہ اور اس کی فلاح
- ۳۱۔ ایک انگریز کا قول اسلامی نماز پر
- ۳۲۔ اسلام میں روحانی طہارت پر زیادہ زور دیا گیا

- ۳۳۔ نماز کی روحانی فلاح
- ۳۴۔ نقد و کثرت اور حضور علیہ السلام
- ۳۵۔ وضو کا طریقہ
- ۳۶۔ وضو کا دماغ
- ۳۷۔ نماز پر ہے کا طریقہ
- ۳۸۔ اوقات نماز
- ۳۹۔ سورۃ الفاتحہ کے معنی اور تفسیر
- ۴۰۔ سورۃ الاخلاص کے معنی اور تفسیر
- ۴۱۔ سورۃ تین کے معنی اور تفسیر
- ۴۲۔ سورۃ انا الازمان کے معنی اور تفسیر
- ۴۳۔ انا عطیہ الکوثر کے معنی اور تفسیر
- ۴۴۔ سورۃ انفص کے معنی اور تفسیر
- ۴۵۔ سورۃ الم نشرح کے معنی اور تفسیر
- ۴۶۔ سورۃ تبت یہ کے معنی اور تفسیر
- ۴۷۔ سورۃ لم یکن اللہ کے معنی اور تفسیر
- ۴۸۔ سورۃ اٹھا کر کے معنی اور تفسیر
- ۴۹۔ سورۃ والشرع العظمی کے معنی اور تفسیر
- ۵۰۔ قرآن شریف کی دعائیں انسان کا ترجمہ
- ۵۱۔ سنہ دعائیں اور ان کا ترجمہ
- ۵۲۔ غیاث احمدی کے عجیبے نماز کا مسئلہ
- ۵۳۔ نماز جنازہ اور اس کی حقیقت
- ۵۴۔ نماز جنازہ کے چارے کا طریقہ
- ۵۵۔ قبر جمعی اور نماز جنازہ
- ۵۶۔ مشرق نماز دن کا طریقہ۔ عینے ناچار
- ۵۷۔ عیدین۔ تراویح یا تہجد۔ و آخر جماعت
- ۵۸۔ ششہ۔ استخارہ۔ شیعہ۔ کسوف و خسوف
- ۵۹۔ اشراق و غیرہ۔
- ۶۰۔ درود و شریف کے معنی اور اس کی فلاح
- ۶۱۔ حضرت سید محمد علیہ السلام کی دعا میں۔

الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائل دفتر الحکم سے منکواؤ

سال و اقتحاجی حجت

ناظرین اور سرپرستان! حکم کو نیا سال
مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ کے ہی کا فضل اور کرم ہے جو میں
اپنی زندگی میں اپنے قلم سے اللہ تعالیٰ کا
پہلا نمبر لکھ کر رہا ہوں اُسے فضل شیری
فرمایا تو آئندہ مجھے اس خدمت کا شرف اور فخر
عاصل ہو گا جو بہتوں کی بھلائی اور شنگاری کا
سبب ہے۔

گزارش تو فریق شیعہ رسدہ کہ ازبغیہ بفریہ رسد
نہان رہ گئی کہ قرار دوہ بین کتابین و اللہ اعلم

الحکم کے کالوں میں بیٹری کی ملاؤں کو اس سے
پہلے لفظ "ہم" سے تمام کیا جا رہا ہے اور آئندہ
کے لئے یہ لفظ "ہم" سے تبدیل کر دیا گیا ہے
اس کے متعلق کسی تفصیلی بحث کی ضرورت ہے
خاص کاغذ پر۔

الحکم کی ترتیب میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں
نظر کرنے کی اس سے غرض اللہ کو ہر پہلو سے مقید
و تحسب اور کل بنا ہے لیکن یہ کام جو قوم کی
غرض مشترک کہہ آئے ہے صرف ایڈیٹر
کی خدمت اور سعی پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے
ضرورت ہے قوم کی توجہ اور اعانت کی جیسے
ساتھ ایڈیٹر کی سعی اور محنت ملے گی اور یہ دونوں
کے اشتراک کو اخلاص کے ساتھ دعاؤں کی
تقدیرت پہنچے گی تو یہ کارڈی کیجے گئے گی۔ ورنہ
خدا ہی مانتا ہے۔

ماہانہ تقویمی سیدہ بان پر مشتمل ہفت روزہ

گزشتہ دو سال میں خاکسار ایڈیٹر اللہ کو مقدمہ
لائبل کی کٹ کش میں بہت وقت دینا پڑا اور اختیاء
کی طرف وہ باری توجہ نہیں کر سکا تاہم جانتا ہوں
پڑا اس خدمت کو بھی بنا اور محض خدا کے فضل سے
نہاں اور آئندہ بھی خدا ہی کے فضل سے ہوا اگرچہ
ہوا۔

جو کچھ ہوا وہ فضل توحید ہے جو کچھ ہو گیا کرم ہے ہوا

معاذ میں و سرپرستان! حکم کا نیا خاص طور پر
نکھر کر مجھ کو انہوں نے باوجود اخبار کی بہت
بڑی بے ترتیبیوں کے اپنا دست سرچستی کے

ناظرین! حکم اور اس کی ہر ایک کتب و کتاب کی
انتظامیہ خود ان کی ہر ہر اور اپنے قومی نظام
کی اعانت کی توفیق دے آمین +

سال گزشتہ میں اللہ کی شانت میں منکندہ
کے مقابلہ میں نمایاں ترقی رہی لیکن بہت سے
قیمت میں اصل نگاری کے نوسلہ خریداروں کی نظر
عنایت سے اس سال میں خود محروم رہنے کی کوشش
کرئی چاہتا ہوں کہ یہ کمال حکم کا کام کسی چندہا ستر
سروا کی بنا پر نہیں اس لئے آئندہ کے لئے پیشگی
قیمت کا ادا کرنا شرط خریداری کے لئے شائع ہونے
بغیر سے لازمی شرط قرار دینے پر مجھے مجبور کیا ہے۔

الحکم کے حجم میں اس سال اس سے بڑھ کر
ہوں مجھے کمی کرنی پڑی۔ اس کمی سے خریداروں کو
کوئی نقصان نہیں کیونکہ گزشتہ سال میں قدرتی
بیش کو دیا جا رہا ہے سیدہ بان میں بھی گزشتہ
میں چاہتا تھا کہ کمی نہ ہو لیکن اسکے اندر وہ افراد
ہیں جو قومی اخباروں کو ادنیٰ درجہ کا نگار بن کر
بھی ان کے حقوق انہیں دینا نہیں چاہتے اس
اگر وہ احمدی ہیں تو اپنا محاسبہ اب خود کر لیں کہ ان کے
باندے سے قوم پر کیا اثر پڑا ہے۔

اس سال میں قوم کی خدمت کس حد تک رہا۔
کس رنگ میں کروں گا مجھے کچھ معلوم نہیں یہ فیصلہ
ہے میری زندگی پر یہ فیصلہ میری صحت پر اور
درحقیقت فیصلہ ہے میرے گھر کی توفیق اور فضل
پر۔ پس اسی کے فضل و کرم پر مجھ کو سہ کر کے جانتا
میری طاقت اور سمجھ ہوگی میں اس کام میں اپنی
زندگی کے تمام گذار دیتا ہوں تاکہ اس لئے میرے ناظرین
مالی مشکلات کے لئے مجھے زر سے مدد دیتے ہیں وہاں
میرے اشتراح صدر اور معرفت و بصیرت کے
لئے دعا کریں تاکہ اللہ کے فضل میرے شامل
حال ہو کر اس خدمت میں مجھے مدد ملے۔

سال نو کے شروع میں فطری امیدوں میں حیرت
اور غم پیدا ہوا ہے اس لئے میں بھی بہت سی امیدیں
ساتھ اس پر خفا کو شروع کرتا ہوں۔ خدا میرا
مددگار ہو۔ (امین)

الحکم کے پہلے پرچہ میں انجیل کا مقبول انوارہ کے
عنوان کے لئے لکھ کر تیار کیا ہے شروع کیا
یہ لکچر ایک جوتی طبعی دنیائی سوچ میں رکھا ہے
عیسائی مذہب کے لحاظ سے جو کچھ لکھا ہے

قابل غور ہے بعض مقامات میں اگر قابل غور ہو
تو بعد میں یا ساتھ ساتھ جیسا مناسب ہو کار یا کر
کرینگے انتظار رہنا عزیز۔

دارالامان میں سال کا اخیر مہینہ

دوسرے گزشتہ مہینہ میں جو عوامی تعطیلات جوتی
ہیں اور ملازمت پیشہ اجاب کو حضرت حجت اللہ علیہ
الصلوۃ والسلام کے حضور حاضر ہو کر
فیصل صحبت سے مستفید ہو کر ان کو مل جاتا ہے
اس لئے ان یام میں قادیان میں بہانوں کی غیر معمولی
ترقی جوتی ہے لیکن اس سال چونکہ حضرت اقدس
علیہ الصلوۃ والسلام کو چاہتہ سال کا باہر گزراں پڑا
اور گورنر سپرو کے عارضی قیام اور لاہور و ساہیوالہ
کے سفروں میں بہت لوگوں کو شرف نیاز حاصل ہو چکا
تھا ان دنوں دارالامان آئے اللہ اجاب کی تعداد
بہت ہی تھوڑی رہی ہے لیکن ان کو بھی کچھ عرصہ
کیا مہینہ جالتہ ہر گز قطع جالتہ ہر گز قطع
ہو پشاور پر سفر قطع مذکور۔ شاہ پور سیالکوٹ
قطع فیروز پور۔ امرتسر میرٹھ۔ وغیرہ مقامات سے
اکثر اجاب آئے تھے، سو وہ اتفاق سے حضرت حجت
علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت نامناسب تھی۔ اور
حضرت حکیم الامت اور محمد و الملت بھی عرصہ
کسی نہ کسی رنگ میں ضعیف ادا بیمار رہتے ہیں
اس لئے اس سال دسمبر کے آخری یام جو دارالامان میں
غیر معمولی رونق اور فیضان طبعی کی بارش کے
یام ہوتے ہیں اس رنگ اور رونق کے نہ تھے مگر
اس میں کوئی کام نہیں کہ نہ اللہ کے کاموں میں
ہر پہلو کی اپنی ہے اپنی دعاؤں اور توجہ کا
حقیقی حجت سے وہی کام کر رہا تھا جو اپنی طبع
تقریر و انصاف سے کیا کرتا تھا حضرت
حکیم الامت اور محمد الملت بھی وقتاً فوقتاً
اجاب کو مناسب قیامات قرآنی سے مستفید
رہے۔ حضرت حجت اللہ علیہ الصلوۃ والسلام بھی
عموماً اچھے سے۔ انجیل تشریف لائے رہے۔

۲۰ دسمبر شنبہ کو کو خدام کی درخواست اور اتجا
پر حضور نے مسجد قصبہ میں تشریف لایا و بعد
فرمایا چنانچہ آپ قبل از قہر تشریف لائے۔
تھوڑے چھ کافعی خواجہ علی صاحب لودھوی
دواؤں کو پیش کیا جو کچھ لکھ کر ضلع ہوشیار پور
کے رہنے والے ہیں انہوں نے چکارا جن کی ایک
سی حرفی کے کچھ پنجابی شعر نہایت دلکش ہو جن
پڑھے۔ خبر کی تاز حضرت حکیم الامت نے پڑائی پھر حضرت
نقد سے ایک تفسیر فرمائی جس کو ذیل میں منسوخ کیا جاتا ہے

حضرت حجت اللہ کی تقریر پر تاثیر

خاتمہ بالآخر ہو | میرے لئے اپنی جامعیت کو بار بار
وہی نصیحت ہے جو میں پہلے ہی لکھی وہ قدر کر چکا ہوتا
کہ جو کچھ تھوڑی اور عظیم الشان کام پیش چلیے
کو مشغول کر لی چاہئے کہ خاتمہ بالآخر ہو جاوے۔

فتیلہ عظمیٰ | خاتمہ بالآخر یہاں ہے کہ کسی بار میں بہت
سے لکھتے ہیں جیسا انسان دنیا میں آتا ہے تو کچھ نہ
اس کا پیشوئی میں گذر جاتا ہے یہ پیشوئی کا زمانہ وہ ہے
جس کا وہ بچہ ہوتا ہے۔ اور اس کو دنیا اور اسکے حالات سے
کوئی خبر نہیں ہوتی اسکے بعد جب ہوش بھلا لیتا ہے
تو ایک شاد ایسا آتا ہے کہ وہ پیشوئی نہیں ہوتی بلکہ
میں ہی لیکن جوانی کی ایک سعی ہوتی ہے جو اس کی
کے دنوں میں بھی پیشوئی پیدا کرتی ہے اور کچھ ایسا
از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ فضل شاعر غالب جاتا ہے
اسکے بعد ہوشیار آتا ہے کہ کچھ کے بعد پھر.....
کہ چلی جاتی ہے اور اس میں درد و غم قلم
میں تھوڑے گستاخے یہ پیرانہ سالی کا زمانہ وہ ہے
لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں
اور تھوڑے بیکار ہو جاتے ہیں اکثر لوگوں میں جنون
کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے ایسے بہت سے ناخداں ہیں کہ
ان میں ۱۰ یا ۱۵ سال کے بعد انسان کو اس میں فتنہ
آجائے طبع اگر ایسا نہ ہو تو بھی قوی کی کمی
اور عاقل کے ضیاع ہو جائیے انسان ہوش میں
بے ہوش ہوتا ہے۔ اور ضعف و قہار پناہ شکر
گستاخ انسان کی فکر کی تقسیم نہیں تین تہ تو
اور تینوں ہی خطرات و مشکلات میں ہیں پیرانہ
کر کہ خاتمہ بالآخر کے لئے کتنے مشکل درمحل ہے۔

بچپن کا زمانہ تو کچھ بچہ کی کا زمانہ ہے اس میں کچھ
تہ قلب اور کھیل کو اور بچہ کی چھوٹی خواہشوں کے
اور کوئی خواہش ہی نہیں ہوتی ساری خواہشات کا
مستہا کھا اپنا ہی ہوتا ہے۔ دنیا اور اسکے حالات سے
محض ناواقف ہوتا ہے۔ امور غریب کبھی ناخدا اور
لاہور ہوتا ہے عظیم الشان امور کی سے کوئی خبر ہی
نہیں ہوتی۔ وہ نہیں جانتا کہ دنیا میں اس کے لئے کئی
کیا غرض اور مقصد ہے یہ زمانہ تو بچہ کی گزریاں کے
بعد جوانی کا زمانہ آتا ہے کچھ رنگ نہیں اس زمانہ میں
اسکے معلومات بڑھتے ہیں اور کئی خواہشات و غامضات
ہوتا ہے مگر جوانی کی سعی اور غرض ہمارے کے جنہات
محض بار دیتے ہیں اور ایسے مشکلات میں پھنس جاتا
ہے اور ایسے حالات پیش آتے ہیں کہ اگر وہاں
بھی دیکھا ہے تب بھی غرض آثار و در اسکے جذبات اپنی
طرف کشنے میں اور اس کا جان اور اس کی غرت سے
اور پھینک دینے کے لئے جلتے ہیں اس کے بعد

جو پیرانہ سال کا زمانہ ہے وہ تو بچے خود ایسا نکلا اور
 رازی ہوتا ہے۔ بچہ کسی چیز سے غرق نہ ہو کر
 اور اس کا بچہ اب اتنی رہ جاوے کہ کسی طرح پریشانی
 نہ کاچہ کہ بڑھاپا ہے۔ انسان اس وقت نہ
 دیکھ کے اپنی رہتا ہے اور نہ دین کے محبوبا الحواس
 اور شخص سا ہو کر اوقات بسر کرتا ہے۔ قوی میں وہ
 تیز اور حرکت میں ہوتی ہو جاتی ہیں ہوتی ہو
 وہ بچہ کے زمانہ سے بھی گیا گذر رہا ہو یا جسے بچہ
 بین اگرچہ شوخی۔ حرکت۔ اور شوہ نہ ہو تو بچہ
 بڑھاپے میں یہ باتیں نہیں۔ نشوونما کی جگہ اب
 قوی میں قیاس ہوتی ہے اور ضروری کی وجہ سے کشتی
 اور کئی چیز ہوتے لگتی ہے بچہ اگرچہ قیاس اور اس کے
 مراتب و اثرات اور فوائد سے ناواقف ہو کر رہتا
 ہے۔ لیکن اپنے کسی عزیز کو دیکھ کر میں اور ملنگ
 ہی پیدا ہو جاتی ہے مگر اس پیرانہ سال کے زمانہ
 میں تو اس کے بھی قابل نہیں رہتا۔ کیا شک ہے
 ہر ہی دھندلے چہن گھٹانہ اندھیرا
 حواس باطنی میں جہل اس وقت فرق آجاتا
 وہ اس ظاہری میں بھی متحرک رہتا ہے قوت پیدا
 ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ جہل میں رہتا ہے
 میں چلنے پھرنے سے عاری ہو جاتا ہے اور اس قدر
 قسم کی مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہوجاتا
 ہیں۔ غرض یہ زمانہ بھی بڑا ہی بڑی زمانہ ہے کہ
 معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے
 بیچ کا زمانہ ہے یعنی شیباب کا جب انسان کو کئی
 کام کر سکتا ہے کیونکہ سو وقت تو ہے من نشوونما ہوتا
 ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ
 نفس مائل ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر غفلت لگوں
 میں ملے کرتا ہے اور اپنے زیور رکھتا چاہتا ہے
 یہی زمانہ ہے جو مضافہ زمانہ ہے اور خفا
 بالخیال کے لئے بچہ کرنے کے دن بھی نہیں لیکن
 ایسی آفتوں میں کہ وہاں بچہ اگر بڑی سوچا کر
 تو یہی زمانہ ہے جو چہن میں یہاں ایک اور قسمی بناوٹ
 ان اگرچہ گئی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے
 ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو امتداد کے
 فضل و کرم سے امید ہے کہ خفا تباہ ہو جائے
 کیونکہ اب ای زمانہ تو ہے جہری اور غفلت کا زمانہ
 اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ کرے جیسا کہ وہ اس سے
 فرمایا کہ لا یغفلن الله نفس الا و صیغہ اور
 آخری زمانہ میں کہ بڑھاپے کی وجہ سے کشتی اور
 کای ہو گئی لیکن فرشتہ سو وقت اس کے اعمال میں
 وہی لکھتے ہو جاتی کے جذبات اور خیالات ہیں
 عانی ہیں اگرچہ کیوں کی طرف سے خدا اور خدا تعالیٰ
 خوف رکھنے والا اس کے احکام کی تعمیل کرنا اور
 اس سے بچنے والا ہے تو بڑھاپے میں گمان کمال

کی ہی آوری میں کسی قدر کشتی بھی ہو جاوے لیکن
 اللہ تعالیٰ اسے معذہ بخیر کر لیا ہی اجرو تیار ہے +
 ہر شخص بڑھے انسان کو دیکھتا کہ وہ کیا از خود رکھی کا
 زمانہ ہے کوئی بات چشم و بیکرٹ مجھ میں نہیں آتی
 اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑی فضل ہو جاوے
 جو ابتدائی زمانہ میں اس زمانہ کے لئے سہی کرتے ہیں
 اس زمانہ میں ان کے لئے وہی قوت ہے اور خدا کی ہدایت
 کھلتی آتی ہے۔ غرض آخر ہی ایک زمانہ جو جانی کے
 جذبات اور نفس اندہ کی شوخیوں کا زمانہ ہو گا کام
 کرنا زمانہ رہ جاتا ہے ایسے اب سوچنا چاہئے کہ وہ
 کیا طریق ہے جسکو اختیار کر کے انسان کچھ آخرت کے
 لئے کما سکے۔
 جوانی کا زمانہ کیسے مفید ہو | اس میں کچھ
 شک نہیں کہ یہ زمانہ شباب اور جوانی کا زمانہ ہے
 ایک ایسا زمانہ کہ نفس امارہ نے اسکو زہی کیا ہوا
 ہے لیکن اگر کوئی کامیاب کام میں تو یہی ہیں حضرت
 یوسف علیہ السلام کی بانی قرآن شریف میں ہے
 صابری نفسی ان النفس کما تلبس السوء
 الامم جم دی بچے میں چنے نفس کو میری نہیں
 نظر اسکا کیونکہ نفس امارہ کی کی طرف تھک کر رہا
 اس کی اس قسم کی حرکتوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے
 جیسے صابری بچہ کے اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اس زمانہ کی بیویوں اور جذبات سے بچنے کیلئے
 نری کوشش ہی ضرور ہے نہ کہ قانون کی بہت بڑی قوت
 ہے۔ سزا بظاہر ہی ہی رہا انسان اپنی سہی اور شکر
 سے کرتا ہے کہ زمانہ نہیں ہوتا جسک خدا تعالیٰ کا فضل
 اور رحم ساتھ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور
 قوت ہے تو ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔
 حقیقی پاکیزگی اور حقیقی قوت اس طرح ملتا ہے اور پاکیزہ
 ہے نہیں ہے کہ بہت سے جاے باطل سفید ہوتے
 ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے
 ہیں تو اس تمام ہی قوتوں اور طاقت کی ایسی ہی شان
 تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی قوتوں اور طاقت کے
 حصول کے لئے ضرورت اس ہے کہ اس کی زمانہ شیباب
 و جوانی میں انسان کوشش کرے کہ تو نے میں قوت اور
 طاقت اور دل میں ایک سنگ اور جو شہوت ہے اس
 زمانہ میں کوشش کرنا حقیقت کا نام اور عقل اس کے لئے
 اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔
 اول تدبیر کلام | اس مقصد کے حاصل کرنے
 کے واسطے جیسا کہ میں پہلے کسی مرتبہ بیان کر چکا ہوں
 اول ضروری ہے کہ انسان دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو گناہ
 کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور لڑک ہو گا جس قدر
 دیدہ و دانستہ بد راہ اختیار کر لے یا کٹھن میں گرے
 اور نہ کہ آتا ہے وہ قیاساً لوگ جو کمال ایسا شخص دنیا
 کے نزدیک اور خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ رحم نہیں

ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ
 جاری جماعت کے لئے جسکو اللہ تعالیٰ نوت کے طور پر
 انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انہی انہوں کیلئے
 ایک نوت طہرے کہ چاہتا ہے کہ ان میں ہے بہت کم اور
 بچہ ان سے پرہیز کریں اور اپنے آپ ایک نیکی کی طرف
 لگائیں اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے چاہئے
 کہ ہر کا حق ہے تہہ پر کرنا چاہئے اور کوئی دقیقہ فروغ
 نہیں کرنا چاہئے۔
 یاد رکھو کہ میری ایک نفی جملہ ہے اسکو قیوت
 سمجھو اس سے وہ کامل بناتی ہے جو یہ نوت نجات
 پانے کی راہ ہے جو لوگ دیو سے بچنے کی چویر و تہہ پر
 کرتے ہیں وہ گویا یوں پر داسی ہو جاتے ہیں اور اس
 طرح خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ جب انسان نفس امارہ کے
 پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیر میں لگا
 ہو جاوے تو اسکا نفس امارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک
 لوگ لا ہو جاتا ہے اور کسی قابل قدر تبدیل یا القیا
 ہے کہ یا تو وہ اصل حق تعالیٰ کے قابل تھا اور یا
 تہہ پر و تہہ پر کرنے سے وہی قابلِ لغت نفس امارہ
 لوگ ہو جاتا ہے جسکو یہ شرف حاصل ہو گا کہ
 بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چیز اور شرف نہیں ہے
 پس حقیقی قوت ہے اور طہارت کے حاصل کیلئے
 واسطے اول یہ ضروری شواہد کہ چاہتا ہے جس
 اور لیکن ہر تدبیر کر وہ اور ہی سے بچنے کی کوشش
 کرے جو جملہ قوتوں اور بصیرتوں کو ترک کرے۔ ان
 مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی حرکت کا سبب بنیں
 جس قدر دنیا میں تہہ پر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش
 کر اور اس سے تہہ پر نہ ہو۔
 دوسری طریق دھندلے | اور اس طریق حقیقی پاکیزگی
 کے حاصل کرنے اور خفا تباہ کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ
 نے سکھایا ہے وہ دھندلے ہے۔ اس لئے جہت ہو سکے
 دھندلے یہ طریق بھی علی درجہ کا بہرہ اور نتیجہ
 کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے کہ خودی
 استغیث لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے
 قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جسے ساتھ
 مسلمانوں کو فکر کرنا چاہئے۔ دوسری تو مومنوں کی کوئی
 قدر نہیں اور منافقین اس پاک طریق پر کوئی فکر
 اور تہہ پر نہ کرتے۔
 اسلام کا خاص فن | اگر یہ غرض زمانہ میں
 عرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے
 بالکل بے بہرہ ہیں مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ
 لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا کا
 لیا) نے ہمارے لئے قربانی دی ہے انہوں نے
 اس پر ہر دھندلے کر لیا اور یہ لیا کہ ہمارے سامنے
 گناہ اس سے اٹھائے ہیں پھر وہ کونسا اور ہے

جو اس کو دعا کے لئے حرکت کر لیا نہ ممکن ہے
 کہ وہ لگاؤ میں دل کے ساتھ دعا کرے دعا
 تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری اور جوابدہی کو
 سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو میری اللہ قہ
 تصور کرتا ہے وہ دعا کیوں کر لگا سکتا ہے تو
 پہلے ہی سمجھ لیا کہ گناہ دوسرے شخص نے
 اٹھائے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمہ کوئی
 جواب ہی نہیں تو اس کے دل میں حرکت کیس طرح
 ہوگی اس نے اور شہ پر ہر دھندلے کر لیا ہے اور
 اس طرح اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے
 وہ دور چلا گیا ہے۔
 غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا باطل
 ہے سو ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا اس کے
 دل میں وہ وقت اور خوش جو دعا کے لئے حرکت
 پیدا کرتا ہے نہیں ہو سکتا۔
 اسی طرح پر ایک آریہ جو سماج کا قابل ہے
 اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہو سکتی اور
 کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہو سکتے وہ
 دعا کیوں کر لگا سکتا ہے اس نے تو یہ یقین کیا ہو ہے
 کہ جو نون کے چکر میں جانا ضروری ہے اور میل
 گھوڑا۔ گناہ اٹھائے۔ سترہ وغیرہ بنا ہے
 وہ اس راہ کی طرف آئے ہی نہیں ہو سکتے۔
 اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام
 کا خاص فن ہے اور مسلمانوں کو اس بڑا زمانہ ہے
 مگر یہ یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی یک ایک کا نام
 نہیں ہے بلکہ وہ چہن ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے
 خوف سے ہو جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح
 پانی کی طرح ہو کر آستانہ الوہیت پہنچتی ہے
 اور اپنی کمزوریوں اور نغز شوق کے لئے قوی اور
 منتہر خدا کے طاقت اور قوت اور عظمت
 چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ
 میں اسکو موت کہہ سکتے ہیں جب یہ حالت
 میسر آ جاوے تو یقیناً جسکو کہ باب اجابت
 اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل
 اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر
 استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ
 سے بڑھ کر زبردست ہے۔
 دعا اور اصل زما | اگر بڑی شکل یہ ہے
 کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض واقف
 ہیں اور اس وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے
 لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات
 کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی
 ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جبکہ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی
 پھر دعا کی حاجت ہے مگر میں خود بخود تہہ پر تو
 نہ جاتا ہے انہیں خود دعا کا تجربہ نہیں اس کی

قوی کا نام
ایڈیٹوریل

بشنو! بشنو! بیا! بیا! اے قوم!!!

چونکہ الحکم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث
الصلوٰۃ والسلام کی شان مہدی ویت کی
اظهار کا بہت بڑا اور یوں ہے اسلئے ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ اب جبکہ اُمّی کی قوم تین لاکھ
کے قریب انسانوں کی ایک نئی قوم طیار ہو گئی ہے
اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر ایک
مستاز قوم بنانا چاہا ہے۔ یہ تمام خوشا قیوم کے
ساتھ ان امور کو پیش کرتا رہوں جو قوم کی ضرورت
میں داخل ہیں اور جسکے بغیر جہالتک میں بہت تباہی
بہت بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔

امہات سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ
سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو
منہج جاثوہ پر واقع ہے اور اس سلسلہ
کا اندر روح نبوت کام کر رہی ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ امدیت ایک تبلیغی سلسلہ ہے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث الصلوٰۃ والسلام
سید و سلا امام و توسع امام اسلئے حضرت تمام کتب
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کل دنیا کے گوشے گوشے
میں لے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ذریعہ اظہار الکریم
مقدور کر رہا ہے۔ اور ہوا الذی اسلئے حضرت
بالحدیث و دین الحق لیتظہر لک علی
الدین کلمہ کی وحی آپ کو پہنچی ہے۔ یہ
جیکے مسیح و عیسیٰ کی رسالت کل اقوام عالم اور
المراد دنیا کے لئے ہی رنگ میں ہے جس طرح
سید اسلئے حضرت احمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کو
خطاب ہوا تھا کہ

قل انی رسول اللہ المیکہ جمیعاً
اور حضرت مسیح نے مسیح موعود و مہدی
مسیح و سادہ کرشن مہاراج کے دعاوی
میں سے امر کو واضح کر دکھایا ہے پھر کیا ہمارا
(احمدیوں کا) یہ فرض نہیں ہے کہ اسی سلسلہ
تبلیغ میں ہمارا میدان میدان نہیں ہے۔

میں عرب مانتا ہوں کہ مسیح تک علمی و تعلیمت
نہ چلے اور اعتقادات صحیحہ علمی رنگ میں نہیں
نشین نہیں۔ اور ان کے بیان کرنے پر انہیں
مقدور نہ رہے تو اپنے نفس کو شیطان کی آغوش
اور امتحان کا سخت خطرہ ہے جو مختلف رنگوں
میں داخل ہوتا ہے۔ یہ ہے اگر گمراہ کرنے کا

عہد کر چکا ہوا ہے۔ اسی ضرورت کو حضرت محمد
نے محسوس کر کے پہلے سالوں میں ارادہ فرمایا تھا
کہ اپنی جماعت کا ایک امتحان کیا جاوے۔ مگر پہلے
انہوں سے ظاہر کرنا پڑا کہ جو بعض اسباب اور
وجہ سے وہ امتحان معروض التوا میں رکھ لیا اور
پھر کسی نے اسکی طرف توجہ نہ کی۔

گذشتہ کرسس دیکھیں جب اصحاب قادیان میں
آئے تو پہلے ایک زبیرک اور سجدہ دوست کی
زبانی حضرت حکیم الامت کے حضور یہ سننے کا انہیں
سوا کہ فلاں اجناد میں جو مخالفانہ مضامین لکھے ہیں
کیونکہ ان کا جواب نہیں دیا جاتا اگرچہ اسوقت
اون کے اس سوال پر مناسب جواب دیا گیا لیکن
میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب دلیس کا بہت بڑا اور
گہرا اثر ہوا اسلئے ہماری قوم جو سلطان القلم کے
تحت ہے جو انکار الہدین کا ایک مقصد رکھتی ہے
جو اس زمانہ پریس میں بہت ترقی پزیر ہے کام چھٹی
زمرہ اور ایک تبلیغی سلسلہ میں داخل ہے اسکی
یہ حالت ہے کہ وہ سبھی سے سبھی سوال کے
جواب کے لئے ہی قادیان لے کر آئے اور وہ جاتی ہے
اور جب کوئی شخص کسی فرد سے سوال کرتا ہے تو وہ
گھبرا اٹھتا ہے کہ اب اس کا کیا جواب دوں۔

میں مانتا ہوں بلکہ فرماتا ہوں کہ اسی جماعت اور
سلسلہ میں بڑے بڑے اہل حق اور سجدہ دوست لوگ
داخل ہیں مگر میں خطرناک غلطی کرونگا اور قوم کے
سنی اور کابلی پیدا کرنے کا موجب ہونگا اگر
اس تاریک پہلو کو ظاہر نہ کروں۔ کہ بہت بڑا جھوٹ
اس قسم کا ہے کہ جس کو ابھی جری و اقلیت کی
حضرت ہے حضرت حکیم الامت و محمد و محمد
امہات کی کافی شہادت میں کہ ہر روز کی گواہی میں
سمولی اور مبتذل سوالات کے کچھ خطوط اون
کے پاس آتے ہیں اور انہیں باتوں کو دیکھ کر
بے چینک دنیا پر تکیہ اور نا اپنے اوقات گرامی کو
اپنے خراج کرنا پڑتا ہے یہ غفلت اور سستی اسکی
حقائق کے زمانہ میں کیوں ہے؟

میرے نزدیک اس کا ایک زبردست باعث یہ
ہے کہ قوم اپنی قومی ضروریات سے غافل
ہے وہ نہیں جانتی کہ اسے دنیا میں ایک تبلیغی سلسلہ
میں داخل ہو کر کیا کرنا ہے؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی و نصائح و ہدایت و
اسی رنگ اور طرز کے ہیں جو انبیاء کے ہوتے ہیں۔
وہ قوم میں قومی اور حقیقی عبادت پیدا کرنا چاہتے
ہیں لیکن یہ قوم کا ان فرض ہے کہ ان مراعات اور
اس کے سچے لئے کوشش کرے۔ جب تک
علم صحیح کی عقیدہ کے متعلق پیدا نہیں ہو سکے
تغیر و تحولات ہیں۔

اسوقت اگر کسی گاؤں یا قصبہ میں کوئی مخالف طائفہ
چلا جاوے اور وہ لوگوں کو اس سلسلہ سے بدعت
کرنے کے لئے اذیت بھائیے ہاتھ بٹائے تو فوراً
آدی قادیان دور آتا ہے کہ حضرت کوئی آدمی جو
خون ملائے گاؤں میں کھڑا ہو چلا ہے تو فوراً
اسے وائٹنڈ و اٹکب تک وہ سبوں کے ہر
بیلوگے۔ کیوں اپنی کوکل ضروریات کا خود بندہ
نہیں کرتے۔ میں اس ضرورت کو ہر سے محسوس
کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ قوم میں اسکی
متعلق تحریک اور جوش پیدا ہو اور وہ اپنی دینی
ضروریات کو سچے اور ان کے پورا کرنے کے
لئے کوئی نہ کوئی تجویز کرے۔

میں کسی زندہ شامت میں اس تجویز کو نہ سونپا ہوں
تو کی خدمت میں پیش کروں گا فی الحال میں چاہتا ہوں
کہ قوم کے ہر ایک وہ شخص اس کے متعلق کچھ نہ بولے
اور شائع کروں تاکہ دنیا وہ موثر ہو۔

قومی اجتماع میں افراد قوم کا فرض
مسلمانوں کا مرکز ہے گو بہت لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ
سے ابھی نہیں سمجھتے لیکن جن لوگوں نے اس راہ کو
سمجھ لیا ہے وہ جب دارالامان میں آتے ہیں تو
انکا کیا فرض ہونا چاہئے؟ ہر شایہ انہوں نے بہت
کم نوکریا ہے یا یوں ہی کہہ سکتے ہیں کہ بہتوں نے نہیں
لیا ہے؟ میری عرض اس سے اسوقت یہ ظاہر کرنا
مقصود نہیں کہ میں انہیں اس امر کا سبق دے کر
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فیض
اٹھائیں اور حکیم الامت اور محمد و محمد کے اہل
عالیہ پر ہر مذہب کیونکہ اس سطر کی یہ فرض
ہوتی ہے کہ میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں
کہ جب وہ یہاں آئیں تو ان کا سوا کوئی بھی فرض
کی پہلانی اور شامت اسلام و سلسلہ عالیہ کے لئے
ہو رہے ہیں وہ اس کے متعلق مفید شوریہ ہیں
ان قومی کاموں کی ضروریات پر غور کریں انکی توجہ
مقاصد سوالات کا حل ہو جائیں۔ اگر ایسے اجتماعات
پر ان ضروریات قوم کا احساس نہیں کیا جاتا
تو میرے نزدیک بہت بڑی ضرورت ہے۔ بہت ہی
سچے جی طرف قوم کی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت ہی
ہاتھ ایسی ہوتی ہیں جہاں ہر کوئی خود فکر کرنا چاہئے
نہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سبھی باتوں پر بھی توجہ
کرنے کی ضرورت ہے۔

منعنی تعلیم کی ضرورت ہے | تعلیم اسلام کو
اب خدا کو فضل
سے کالج کہلاتا ہے لیکن میری اپنی رائے ہے کہ

سکول میں صنعتی تعلیم کی ازلی ضرورت ہے کہ ہر قوم
طریقہ تعلیم کی اپنی ضرورت ہو۔ موجودہ طریقہ
تعلیم جو دنیا میں رائج ہے پہلے ہی کچھ ایسا ناقص
اور نقصان رساں ہے جس پر اگرچہ ملک کے اس اثر کو
لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں اور غور میں لے رہے ہیں ایک
زمانہ میں اپنی سوجھ بوجھ اور طاقت کے موافق ایک
اجبار کی ایڈیٹری کی حیثیت سے اس پر متعدد ملاحظہ
کیے تھے۔ اب جبکہ ریونیوٹی مل کیوجہ سے اور عام طور
پر ہی تعلیم کی فرض لازمت کی راہ میں بہت سی
روک تھامیں ہیں اور اسے تعلیم کا حاصل کرنا پس نہیں
تو پھر کیا وجہ ہے کہ صنعتی تعلیم کی طرف توجہ نہیں
کی جاتی؟ اب ابتداً صنعتی تعلیم کے رواج دینے کے
واسلئے کیلئے رو پیہ کے صرف کی ضرورت ہے۔
لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ غلطی ہوا غفلت
اس کا خراج آپ نکال کر دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت
کے قابل ہو سکتا ہے۔ جہاں آج سے آٹھ یا دس
سال بعد انٹر میڈیا اور ڈیپل پاس کرنے والا طالب علم
اٹھ دس یا سوا گیارہ سال کے گاؤں آٹھ یا دس
سال مسنت و حرفت کیلئے والا طالب علم کم از کم
تیس چالیس روپیہ ماہوار کا کارگر یا راجہ ہوا
بھی زیادہ سال مشیر ہو چکا ہوگا۔

سکول کی اصلی فرض ہے اسلئے حقیقت
کو علمی اور عقلی طور پر مسلمان بچوں کے ذہن نشین
کرنا۔ سو یہ مقصد صنعتی تعلیم سے رک نہیں سکتا
بہا لیکہ موجودہ طریقہ تعلیم کہہ کر اس وقت نہیں
دے سکتا جو وہ دینیات کی طرف زیادہ توجہ کریں۔
میری عرض اس سے یہ نہیں کہ میں چاہتا ہوں
کہ سکول اور کالج کی موجودہ حیثیت بدل دی جائے
بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ صنعتی تعلیم کا کچھ
کچھ حصہ ضرور ہونا چاہئے۔

قطرہ قطرہ سے شور و دیر | بالو و صانع شہر
ہر ایک نے سیکھ لیا
کی امداد کے لئے بہت ہی قابل قدر رائے دی
ہے کہ مہمان خانہ میں ایک کس بکھا جاوے
جس میں ہر آنے والا مہمان کم از کم ایک آنہ
والد یا رکے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث الصلوٰۃ
والسلام نے ہی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ حقیقت
میں اگر قوم اس قسم کی گامہ ہاتھوں پر عمل کرنے لگے
تو میرا خیال ہے کہ شامت سلسلہ کے موجودہ
سارے سچے اطمینان سے کام کر سکتے ہیں۔ ہر
کی مالی حالت ہی سخت مشکلات میں ہے اگر اس خیراتی
نڈے سے ہر سہ کوئی خواہ لکھی کیوں نہ ہو مدد مل جاوے
تو ایک مقول رقم ملانے آ سکتی ہے۔

قومی کالج | اس نے ارادہ کیا ہے اگر خدا چاہے اور

سکول میں صنعتی تعلیم کی ازلی ضرورت ہے کہ ہر قوم طریقہ تعلیم کی اپنی ضرورت ہو۔ موجودہ طریقہ تعلیم جو دنیا میں رائج ہے پہلے ہی کچھ ایسا ناقص اور نقصان رساں ہے جس پر اگرچہ ملک کے اس اثر کو لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں اور غور میں لے رہے ہیں ایک زمانہ میں اپنی سوجھ بوجھ اور طاقت کے موافق ایک اجبار کی ایڈیٹری کی حیثیت سے اس پر متعدد ملاحظہ کیے تھے۔ اب جبکہ ریونیوٹی مل کیوجہ سے اور عام طور پر ہی تعلیم کی فرض لازمت کی راہ میں بہت سی روک تھامیں ہیں اور اسے تعلیم کا حاصل کرنا پس نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ صنعتی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی جاتی؟ اب ابتداً صنعتی تعلیم کے رواج دینے کے واسلئے کیلئے رو پیہ کے صرف کی ضرورت ہے۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ غلطی ہوا غفلت اس کا خراج آپ نکال کر دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت کے قابل ہو سکتا ہے۔ جہاں آج سے آٹھ یا دس سال بعد انٹر میڈیا اور ڈیپل پاس کرنے والا طالب علم اٹھ دس یا سوا گیارہ سال کے گاؤں آٹھ یا دس سال مسنت و حرفت کیلئے والا طالب علم کم از کم تیس چالیس روپیہ ماہوار کا کارگر یا راجہ ہوا بھی زیادہ سال مشیر ہو چکا ہوگا۔ سکول کی اصلی فرض ہے اسلئے حقیقت کو علمی اور عقلی طور پر مسلمان بچوں کے ذہن نشین کرنا۔ سو یہ مقصد صنعتی تعلیم سے رک نہیں سکتا بہا لیکہ موجودہ طریقہ تعلیم کہہ کر اس وقت نہیں دے سکتا جو وہ دینیات کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ میری عرض اس سے یہ نہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ سکول اور کالج کی موجودہ حیثیت بدل دی جائے بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ صنعتی تعلیم کا کچھ کچھ حصہ ضرور ہونا چاہئے۔ قطرہ قطرہ سے شور و دیر | بالو و صانع شہر ہر ایک نے سیکھ لیا کی امداد کے لئے بہت ہی قابل قدر رائے دی ہے کہ مہمان خانہ میں ایک کس بکھا جاوے جس میں ہر آنے والا مہمان کم از کم ایک آنہ والد یا رکے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث الصلوٰۃ والاسلام نے ہی اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ حقیقت میں اگر قوم اس قسم کی گامہ ہاتھوں پر عمل کرنے لگے تو میرا خیال ہے کہ شامت سلسلہ کے موجودہ سارے سچے اطمینان سے کام کر سکتے ہیں۔ ہر کی مالی حالت ہی سخت مشکلات میں ہے اگر اس خیراتی نڈے سے ہر سہ کوئی خواہ لکھی کیوں نہ ہو مدد مل جاوے تو ایک مقول رقم ملانے آ سکتی ہے۔ قومی کالج | اس نے ارادہ کیا ہے اگر خدا چاہے اور

مختصر نوٹ اور نکات

(۱)

القادر خدا بڑا درست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ چلنے والے ہرگز نضال نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے اس کو ہلک کر دوں اور بدلتا ہوا اورہ کرتا چکوں مگر وہ اس کو ہلک کر دینا چاہتا ہے کہ اسے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑا اور میرے عزیزوں کے ساتھ لڑا اور حقیقت میں یہ نہیں ہو سکتا کہ وہی جو آسمان پر پہلے پہلکا اور کوئی زمین کا جس قدر سے زیادہ لینا نہیں سکتا جتنی کہ وہ آسمان پر لہا گیا ہے پس فکر کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنی فکر اور قابل شرم منصوبوں کے وقت میں ہر ہمتی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک ہمتی نہیں سکتا لہذا وہ اپنے ارادوں میں پیشہ ناکام اور نرسندہ رہتے ہیں اور ان کی بدی سے راستہ باز کوئی ضرر نہیں پہونچتا بلکہ خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے اور خلق الہی مسرور ہوتی ہے۔

(۲)

سنت اللہ کی یہی ہی واقع ہوئی ہے کہ اسے اور خدا تعالیٰ کے مخلص اور مامور بندہ نہیں مصائب اور مشکلات کا طوفان آتا ہے لیکن یہ طوفان اور مصائب انہیں تباہ کرنے کے واسطے نہیں آتے بلکہ یاد رکھو یہ خدا کا مامور و مرسرل مشکلات اور مصائب کا نشانہ ہو تو اس وقت خدا تعالیٰ کا کوئی ظہیم نشان نشان ظاہر ہو جیسا کہ ہے حقیقت میں اس کا سوا یہ نہیں ہوتا اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جس کے ایک یا ہر دیا جان لینے کے لئے منصوبے باندھے جاتے ہیں۔ اس کی محبت کا اصل راز یہی یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت میں اس کی تائید میں ظاہر کر کے اور وہ فی تائیدات دکھائے ہر راستہ لوگوں کے شاس حال ہوتی ہیں نادان کہتا ہے اگر یہ سب باتیں یہ ہو رہیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ خدا کن قوتوں کا مالک ہے وہ اس راز سے علی ناگفتا ہے کہ اس اعطی طاقت میں کیا کیا عجیب قدرتیں ہیں اور اسباب پیدا کرنے کی کیا مہنتیں ہیں۔

(۳)

نہی کی یہی ہی کا کمال ہے اور یہ عین مدد ہے کیونکہ جب انسان ایک ہی کرنے کے بعد اپنی فکر کیا لایا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور خدا

کریلی بات موقوف ہو کر دوسری بات کا غیر ہر جانور و نہ خود مدد ہو گا اسی کے موافق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان احسنات لیند من السینات یعنی نیکیا ہر یوں کو دو روایتی ہیں۔ اپنی مطلب کو ان الفاظ میں بھی ادا کر سکتے ہیں کہ بدی میں ایک ہر علی غایت ہے جو طاقت تک پہونچاتی ہے اور اس کی میں ایک ترقی غایت ہے جو موت سے پہونچتی ہے۔

(۴)

کے پرستہ ہر ماخیزہ انکھ نادان اور پس ہر یہ ہر وہ شان پر کر کر کر کر کر کر آن خداوند کے نامشروع ہر ایک ثابت ہر کہ یہ ان خدا را او مسلمانے بود

(۵)

انکھرت جسے اللہ علیہ وسلم نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی تحویل فوری حضرت مسیح نے عورت انسانی ہمدردی پر سارا زور دیا کیونکہ اس زمانہ میں جیسے پیدا ہونے والی ملک کی بہت بڑی ضرورت تھی۔ یہ دونوں میں شادی اور قنوت قلبی پر اخلاقی پیدا ہونے والی اس کے حضرت مسیح نے ہر بہت بڑا زور دیا۔ انکھرت جسے اللہ علیہ وسلم نے وقت میں توحید پر مبنی تھی اس کے لئے لا الہ الا اللہ ہر بہت بڑا زور دیا اور توحید کے وہ کلمات بیان کئے جہاں تک انسانی عقل و فکری کہی دانی نہیں ہوئی سادہ و سادہ توحید ہی ہے مسیح مہو کے زمانہ میں دونوں شاخیں ایمانی کی کرور ہو چکی تھیں اور آپ احمد وسیع دلوں کے پرور تھے اس لئے آپ نے دونوں شاخوں کو سر کر لیا۔

(۶)

شریعت کے دو ایسے حصے ہوتے ہیں ایک ظہیم اور دوسرا شفقت علی خلق اللہ اور حقوق العباد میں کہہ سکتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد و شریعت کے ظہیم نشان جنت میں اول الذکر میں خدا تعالیٰ کی خالص توحید کا قیام کرنا مقصود تھا اور دوسرے حصے میں یہ مقصود تھا کہ نوع انسان کی ہمدردی کر د اور ان کے نفع وہ چاہو جو اپنے لئے رسول اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تعلیم سے حقوق اللہ کی عظمت کو ظاہر فرمایا اور پھر لاؤ میں ناخذ کم حق کی بکب لایستہ نہ کہتے نفس۔ یعنی تم میں سے کوئی کمال الایمان نہیں ہو تا جب تک اپنے بہائی کے ظہیم وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس قسم کی عمل تعلیم دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں ملتی۔

(۷)

کیا آریہ سلج اس اس میں سلام کا مقابلہ کرنا

ایک عیسائی اور آریہ پینڈت کا بحث

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

خود جو آپ پول سے تیر کر تے ہیں اور اس کو ناقصی بتاتے ہیں میں میں نے اس کو سمجھا ہے کہ یہ کیا ہے میں نے یہ نہیں سمجھا تھا (میں نے) اور اس کا علم جنت کی حقیقتات میں اجرام فلکی ہوں یا سہاری دنیا کے اجسام ہوں مسلمات ہیں مگر میں نے یہ نہیں سمجھا تھا کہ اس میں اس کا قطر کوٹھڑوں میں کا ہو یا اس پر وہ محدود ہے یا اس کا قطر کوٹھڑوں میں ایک میل یا اس میں ہے اور مسلمات کے قطر کا تخمینہ ہر کو بتایا ہے۔ اس پر غلامی خود نہیں ہے۔

جس کو آپ نے انسانی غرض کیا ہے + قطر سے ہماری مراد یہ ہیں کہ اگر کرور دائرہ کو قطر کرور نصف کرور ہے اور جس کی دوری قرینا تیسرا حصہ ہوتی ہے۔ قطر کی ہی حد ہے۔ غرض کہ کسی شکل میں جو محدود ہے۔ قطر کے نقطہ کے تہا سے یہی ہماری مراد تھی۔ وہ جو دائرہ سے خارج کی بحث ہماری مبنی میں اور علم طبی میں ہوتی ہے۔

(۱)

علائے نچول فکائی خواہ وہ یورپ کے ہوں یا ہندو کے یا کوہ جان اور مردہ بتاتے ہیں۔ ان کی تحقیقات میں مادہ کی تخلیق حیرت انگیز ترین حالتیں ہیں۔ مادہ جادہ ہر گاہ یا سالی یا ہوا۔ (کیا یہ) ایجنز تین حالتوں کے مادہ کی چھتی

ہے ہرگز نہیں جیکر وہ خدا تعالیٰ کو محض ایک خیالی وجود تصور کرتا ہے اس کے تصرف تمام کے مقدر مطلق ہونے کا اسے یقین نہیں دھتے خالق نہیں مانی بلکہ ہر لئے چالنے والا ایک صنایع سمجھتا ہے وہ اسے رحمانیت اور ربوبیت اور شکم اور بہت سی صفات سے معرکاتا ہے آریہ سلج کہتا ہے کہ جو کچھ بتایا میں میں نے خواہ آفتاب کی روشنی ہو یا ہوا۔ پانی۔ گیس۔ آتش۔ برقی۔ درخت وغیرہ سب ہمارے اپنے ہی اعمال کے نتیجے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کا کوئی عقیدہ نہیں۔ آریہ سلج تسلیم کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک دستور کے ساتھ کسی سے کام نہیں کر سکتا وہ جانتا ہے۔

کرور دائمی کمات کسی کو دے ہی نہیں سکتا۔ پس انصاف کہہ کر وہ خدا تعالیٰ کی عظمت و کمال کو لا الہ الا اللہ کے اندر کرور ہے آریہ سلج کے اندر کہاں؟

حالت نہیں ہے نفس مادہ میں یہ قابلیت نہیں کہ وہ اپنی حالت سکون و حرکت و سیال کو بدل کے سکورہ متحرک ہے تو پہلے نہیں وہ ساکن نہیں کر سکتا اگر وہ ساکن ہے تو وہ اس خود متحرک نہیں ہو سکتا۔

مادہ کی تینوں حالتوں میں عین قوتوں کا عمل ہوا ہوتا ہے لا کشش ثقل کا اور تمام عالم کے بڑے بڑے اجسام کو مرکز کرنا ہوتا ہے اور زمین کو آفتاب سے جدا ہونے نہیں دیتا (لا کشش اتصال کا) اور اجسام کے اجزا کو جب تک فیزی اثران پر نہ ہوتا ہم سہرے کہتا ہے (لا کشش کیمیائی کا) اور جو کرور اور رنگارنگ اجسام کو پیدا کرتا ہے۔

اگر یہ تینوں قوتیں بے جان مادہ سے نکال لی جائیں تو فکائی شمس کا اور ہماری دنیا کا یہ رقیع الشان کا رخا درہم برہم ہو جائیگا۔ کل اجسام کے اجزا الگ الگ ہو جائیں گے زمین بظنا مستقیم کیساں رفتار سے اپنی راہ لے گی اور آفتاب کو پیچھے چھوڑ دے گی۔

حیوانات۔ نباتات اور جمادات کے اجسام کے پرزے پرزے ہو جائیں گے پتھر کا جامہ جسم کو نہایت سخت ہے ریزے ریزے ہو جاتا گا۔ درخت سرخس کے بے لباس سے دبس نہ ہونگے۔ درختوں کے تنوں کے اجزا الگ الگ ہو جائیں گے۔ جو ہیں گے وہ صرف پیر کا سا گھوڑے جان عناصر بے ترتیب ہیں گے وہ ہی بے جان اور قابل نما ہیں۔

یورپ کے علماء علم کیمیائی تحقیقات میں کسی جسم کو سکون نہیں ہے کل جسم متحرک ہیں۔ پتھر جامہ ہے اور بظنا ہر اپنا قلم قائم بقا ہوتا ہے اور وہ ساکن ہے مگر اس میں ہی اس کے نہایت دقیق اجزا مثل قطب شمالی سوئی کے جو انہوں سے دیجائی نہیں دیتے مگر وہ ہی متحرک ہیں +

قوت کشش ثقل۔ قوت کشش اتصال۔ قوت کشش کیمیائی کی توجہ کسی اور طور سے بجز اس کے نہیں ہو سکتی کہ خداوند عالم ہر جا اور ہر وقت کل دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ اور کل عوالم کا انکھ اپنے قبضے اور اختیار میں رکھا ہے۔ پس وہی ازلی اور ہمیشہ اور قدر ہے۔ صرف اس کا کل موجودات کا خالق اور شہنشاہیت علمیت اور خلاصت سے تسلیم کریں۔ اس کے تابع ہوں اور صرف اس کی مہلت کریں جس نے کل عوالم کو پیدا کیا ہے اور بترتیب نہایت خوبصورتی سے رکھا ہے جس کی چٹا اس سے زیادہ خوبصورت ہر خیال

انجیل کا مقبول اندازہ

مطری سی جی۔ اسٹریٹ ص ۱۰۰
کے انگریزی لیکچر کا ترجمہ

عمر اور مفرد نوں سے پرے ہیں اور مردوں کے لئے کفارہ کا مسئلہ طرح پر انصاف سے ہمید علوم ہوتا ہے۔ ہر ایک انسان کو اپنے گناہ کا پورا پورا دوا خود ہی اٹھانا چاہیے۔ جب وہ حضرت مسیح کے خدا سے ملے سے انکار کرتے ہیں تو وہ جہنم سے ہٹ کر تیار تواریخ کے خبر میں کوچہ نہیں لیتی۔ وہ حقیقت حضرت مسیح اس پاک اور اعلیٰ نولے کی مثال ہے جو انسان کے لئے حاصل کرنا ممکن ہے اگر وہ مادی جہنم و نیست کو نہیں مانتے تو اس کا سبب یہ ہے کہ آئندہ زندگی کے شعلے انکا اور ایک ایسا لطیف ہے کہ وہ اس میں ایسی خبر باتوں کو داخل ہونے نہیں دیتے۔ اور وہ یہ کہ اس کے لئے آئندہ سزاوار ہیزا ایسا کی روحانی حالت کے مطابق روحانی شکل میں دی جائے گی۔ جب وہ شیطان اور اوس کی فوج کی سی سے منکر میں تو انہیں خدا کے قادر مطلق۔ پاک اور محبت ابدی ہونے میں یقین نہیں ہے اور اس یقین کے ساتھ یہ عقل بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔ جب وہ قسمت اور مقبولیت کے مسائل سے انکاری ہیں تو وہ خدا کے شہر اور اس کے حدود اور مافیہ کی اسے صداقت کو قائل ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ نجات کی خوش خبری ایک کے لئے ہے۔ جب وہ گناہوں کے لئے واقعی جہنم سے ہٹ کر ہونے تو وہ جہنم سے ہٹ کر صدق دل سے مانتے ہیں کہ خدا رحیم کل ہے۔ وہ تمام انسانوں کو نجات بخشنا اور سچا راستہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ لازم کہ ہم بہت سے مسائل سے صرف انکاری کی طرح سے منکر ہوں ہیں اور جو بے سوچے سمجھے ہم پر لگا جاتا ہے جب سزاوار ہے کہ ہر ایک ہمارے ساتھ ہو جس انکاری میں ہے اور جو بھی طرح سمجھ لیں گے تو ہرگز نہ لگائیں گے۔

یونیٹرین لوگوں کو کسی اور بار سے میں ایسا سخت سخت نہیں کہنا جانا جیسا کہ انجیل کے مقلد میں میرا یہ ارادہ ہے کہ میں بعض اون ضروری امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروں جسے ظاہر ہو جائیگا میں بذات انجیل کو کس نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور شاید ان باتوں سے کوئی سمجھ راہی ہو جو وہ اس انسان کے لئے انجیل کی اصلی وقت و قدر کا اندازہ لگا سکے۔

(۱) ہماری انجیل دنیا کے اور بہت سی کتب مقدسہ میں سے ایک ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سی کم ایسے آدمی ہیں جو یہ نہ سمجھتے ہوں کہ دنیا میں عیسائی مذہب ہی اعلیٰ مذہب ہے اور دنیا اور زمین کا خدا ہی صرف کتب مقدسہ میں۔ ہماری اپنی انجیل سے

ہم اور مفرد نوں سے پرے ہیں اور مردوں کے لئے کفارہ کا مسئلہ طرح پر انصاف سے ہمید علوم ہوتا ہے۔ ہر ایک انسان کو اپنے گناہ کا پورا پورا دوا خود ہی اٹھانا چاہیے۔ جب وہ حضرت مسیح کے خدا سے ملے سے انکار کرتے ہیں تو وہ جہنم سے ہٹ کر تیار تواریخ کے خبر میں کوچہ نہیں لیتی۔ وہ حقیقت حضرت مسیح اس پاک اور اعلیٰ نولے کی مثال ہے جو انسان کے لئے حاصل کرنا ممکن ہے اگر وہ مادی جہنم و نیست کو نہیں مانتے تو اس کا سبب یہ ہے کہ آئندہ زندگی کے شعلے انکا اور ایک ایسا لطیف ہے کہ وہ اس میں ایسی خبر باتوں کو داخل ہونے نہیں دیتے۔ اور وہ یہ کہ اس کے لئے آئندہ سزاوار ہیزا ایسا کی روحانی حالت کے مطابق روحانی شکل میں دی جائے گی۔ جب وہ شیطان اور اوس کی فوج کی سی سے منکر میں تو انہیں خدا کے قادر مطلق۔ پاک اور محبت ابدی ہونے میں یقین نہیں ہے اور اس یقین کے ساتھ یہ عقل بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔ جب وہ قسمت اور مقبولیت کے مسائل سے انکاری ہیں تو وہ خدا کے شہر اور اس کے حدود اور مافیہ کی اسے صداقت کو قائل ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ نجات کی خوش خبری ایک کے لئے ہے۔ جب وہ گناہوں کے لئے واقعی جہنم سے ہٹ کر ہونے تو وہ جہنم سے ہٹ کر صدق دل سے مانتے ہیں کہ خدا رحیم کل ہے۔ وہ تمام انسانوں کو نجات بخشنا اور سچا راستہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ لازم کہ ہم بہت سے مسائل سے صرف انکاری کی طرح سے منکر ہوں ہیں اور جو بے سوچے سمجھے ہم پر لگا جاتا ہے جب سزاوار ہے کہ ہر ایک ہمارے ساتھ ہو جس انکاری میں ہے اور جو بھی طرح سمجھ لیں گے تو ہرگز نہ لگائیں گے۔

یونیٹرین لوگوں کو کسی اور بار سے میں ایسا سخت سخت نہیں کہنا جانا جیسا کہ انجیل کے مقلد میں میرا یہ ارادہ ہے کہ میں بعض اون ضروری امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروں جسے ظاہر ہو جائیگا میں بذات انجیل کو کس نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور شاید ان باتوں سے کوئی سمجھ راہی ہو جو وہ اس انسان کے لئے انجیل کی اصلی وقت و قدر کا اندازہ لگا سکے۔

(۱) ہماری انجیل دنیا کے اور بہت سی کتب مقدسہ میں سے ایک ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سی کم ایسے آدمی ہیں جو یہ نہ سمجھتے ہوں کہ دنیا میں عیسائی مذہب ہی اعلیٰ مذہب ہے اور دنیا اور زمین کا خدا ہی صرف کتب مقدسہ میں۔ ہماری اپنی انجیل سے

یہ یمن جڑ سے مذہب پیدا ہونے میں مثلاً یہودی مذہب۔ عیسائی مذہب اور اسلام یہودی لوگ پرانے عہد کے تسلیہ کرتے ہیں جیسا کہ دونوں کو مانتے ہیں اور مسلمان اپنے معجزے کے طور پر نازل ہوئی میرا خط قرآن کے علاوہ Pentateuch زبور اور Gospels کے بھی قائل ہیں۔ اور دنیا کی اور کتب مقدسہ کی بات یہ ہے کہ معجزوں لوگوں کے پاس اپنی کتاب موجود ہے۔

پرانے ہندوؤں کے پاس ان کے دیو پارسیوں کے پاس زرادشت۔ چینیوں کے پاس توہین۔

بوروہ لوگوں کے پاس ٹری ٹریک یعنی تین پائروں موجود ہیں اور بے پناہ قیاس اور توسل کے پاس ہی اپنے اپنے شاستر ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا ضروری مذہب نہیں جس کی اپنی کوئی کتاب ایسی نہ ہو جسے خاص عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا ہو۔ بعض اوقات مذہب کے متعلق چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ زبردست عبادت میں کتابوں کے اندر بیان کیا گیا ہے۔ مذہب کے خاص خاص پہلو جو اب عملی لحاظ سے محدود ہو گئے ہیں بڑی بیش بہا تحریر کی شکل میں ظاہر کئے گئے ہیں اگرچہ اب وہ قریبی سے تیز صورت میں موجود ہیں مگر تاہم بہت قدر کے لائق ہیں۔ موجودہ زمانہ میں مذہب کے متعلق بہت سی ضروری باتیں ہیں جو اپنے عقیدہ کے لئے اس قدر اہم تقدیری اور قدر کی خواہشگار ہیں۔ ہر قدر عیسائی کتب مقدسہ کا جوئے ہے تاہم اس طرز و ج کے عیسائی اس حقیقت سے ناواقف رہنا ہی پسند کرتے ہیں انکا خیال ہے کہ ان کا مذہب ہی دنیا میں ایک سچا اور اعلیٰ مذہب ہے حالانکہ عیسائی مذہب کے ہر فرقہ کے پیروؤں کو لیکر بھی وہ مذہب والوں کی تعداد زیادہ ہے اور دنیا کے تین چوتھائی باشندہ عیسائی مذہب سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعض نیک عیسائی جب وہ اور مذاہب اور ان کی کتب مقدسہ کی تحقیق کے متعلق کچھ سنتے ہیں تو انہیں سے اپنا سر ملا دیتے ہیں اور انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ یہ وہ مذہب کا پیرو بھی جیسا کہ یہ معلوم کرے کہ اس کا مذہب ہی منکر عیسائی مذہب اور بہت سی سے بھری انجیل کے متعلق کچھ تحقیق کرنا چاہتا ہے تو ایسی ہی عجیب طور پر اپنی طرف

یہ یمن جڑ سے مذہب پیدا ہونے میں مثلاً یہودی مذہب۔ عیسائی مذہب اور اسلام یہودی لوگ پرانے عہد کے تسلیہ کرتے ہیں جیسا کہ دونوں کو مانتے ہیں اور مسلمان اپنے معجزے کے طور پر نازل ہوئی میرا خط قرآن کے علاوہ Pentateuch زبور اور Gospels کے بھی قائل ہیں۔ اور دنیا کی اور کتب مقدسہ کی بات یہ ہے کہ معجزوں لوگوں کے پاس اپنی کتاب موجود ہے۔

پرانے ہندوؤں کے پاس ان کے دیو پارسیوں کے پاس زرادشت۔ چینیوں کے پاس توہین۔

بوروہ لوگوں کے پاس ٹری ٹریک یعنی تین پائروں موجود ہیں اور بے پناہ قیاس اور توسل کے پاس ہی اپنے اپنے شاستر ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا ضروری مذہب نہیں جس کی اپنی کوئی کتاب ایسی نہ ہو جسے خاص عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا ہو۔ بعض اوقات مذہب کے متعلق چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ زبردست عبادت میں کتابوں کے اندر بیان کیا گیا ہے۔ مذہب کے خاص خاص پہلو جو اب عملی لحاظ سے محدود ہو گئے ہیں بڑی بیش بہا تحریر کی شکل میں ظاہر کئے گئے ہیں اگرچہ اب وہ قریبی سے تیز صورت میں موجود ہیں مگر تاہم بہت قدر کے لائق ہیں۔ موجودہ زمانہ میں مذہب کے متعلق بہت سی ضروری باتیں ہیں جو اپنے عقیدہ کے لئے اس قدر اہم تقدیری اور قدر کی خواہشگار ہیں۔ ہر قدر عیسائی کتب مقدسہ کا جوئے ہے تاہم اس طرز و ج کے عیسائی اس حقیقت سے ناواقف رہنا ہی پسند کرتے ہیں انکا خیال ہے کہ ان کا مذہب ہی دنیا میں ایک سچا اور اعلیٰ مذہب ہے حالانکہ عیسائی مذہب کے ہر فرقہ کے پیروؤں کو لیکر بھی وہ مذہب والوں کی تعداد زیادہ ہے اور دنیا کے تین چوتھائی باشندہ عیسائی مذہب سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعض نیک عیسائی جب وہ اور مذاہب اور ان کی کتب مقدسہ کی تحقیق کے متعلق کچھ سنتے ہیں تو انہیں سے اپنا سر ملا دیتے ہیں اور انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ یہ وہ مذہب کا پیرو بھی جیسا کہ یہ معلوم کرے کہ اس کا مذہب ہی منکر عیسائی مذہب اور بہت سی سے بھری انجیل کے متعلق کچھ تحقیق کرنا چاہتا ہے تو ایسی ہی عجیب طور پر اپنی طرف

ہندستان میں مسیح کا آخری سفر

شعبہ سوم

نوٹ ۱۔ ہمارے کوہنہ مضامین کا سلسلہ
 ہمارے خط کے نمبر ۱۰۔ جنوری ۱۹۱۲ء اور ۱۱۔
 جنوری ۱۹۱۲ء کے احکام کو دیکھنا چاہئے۔
 گذشتہ سال کے انہیں باب میں مذکور ہوا
 مرنے سے پہلے ایک آئین لکھا تھا جس کے تحت
 شائع ہوئے تھے۔ میں نے ان مضامین
 کو دیکھا ہے کہ اس کی نیت سے لکھا ہوا
 نہ تھا کسی جوت و قابضیت کے اعتبار سے بلکہ
 جس میں اس کے لئے ہر ممکن کی گئی تھی
 تہذیب سے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے
 میں کچھ بھی قبولیت کی ہے کہ اگرچہ وہ
 نے اس سلسلہ کو جاری رکھ کر ہر عہدہ
 کیا کہ خدا تعالیٰ کی تائید و توفیق کے بغیر
 کیا کہ اس کا تہذیب و طبیعت کے لئے منطوق
 صفا ہے کہ اس کے ہمارے لکھنا چاہا مگر
 شینت پروردگار نے باری خدای۔ اب خدا
 کی قدرت سے ہر وہی دیکھا ہو گا اور جو
 مدنی کہ عہدہ مقرر ہو اس سلسلہ میں ہر کچھ
 لکھنا تاکہ ہر ایک ہر سلسلہ مضامین کا
 اپنی مجلس کی طرف سے۔ وہاں انہوں نے۔
 اللہ اعلم

آج ہمارے لئے نجات دینے والا عہدہ ہمارے
 خداوند ہے۔ یہ ایک فقرہ ہے جس پر ہر نظر آتی کرنا
 ہوں۔ جو عیسائیوں کے شہر و سرحد و خیار
 اور خفا میں ہر سے دن کی تقریب پر ایک
 کوں دائرہ کے اندر شائع کیا جاتا ہے۔ اس فقرہ
 میں ایک عظیم الشان دعوے ہے جو مسیح کی نسبت
 کیا گیا ہے۔ اور وہ دعویٰ اس کے سببی ہونے
 کے متعلق ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے
 کہ اس دعویٰ کے دلائل کو دیکھا جائے۔
 انجیل مسیح کی پہلی سہری سہری سہری سہری
 کا ہر حصہ کہ ہر حصہ دعویٰ کی روشنی میں
 نہیں آتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی اور کتاب بھی
 نجات اور شکاری کا تہ نہیں دیتی جو عیسائی
 قوم کو اس پر مبنی ہے۔
 میں اس وقت دوسری بار کی باتوں اور لوازمات
 کو جو نجات کے مفہوم کے اندر داخل ہیں دیکھ رہا
 ہوں لہذا اپنی بحث کے دائرہ کو صرف اس ایک
 امر کے اندر محدود کرتا ہوں کہ مسیح کے ذریعہ
 مسیح پرستوں کے لئے کیا نجات ہے۔

نجات کا اس مفہوم ہی ہے جس سے ہر مسیحی
 ہے کہ اس میں دائرہ کے اندر نہ کرے اس دعوے
 کی تحقیق کرے۔

اولاً میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ فقرہ جو
 کی روشنی میں اور نجات کا سبب بن رہا ہے خود
 مسیحی نجات یا نجات ہے یا نہیں کیونکہ اگر خود مسیحی
 اپنی ہی کمزوریاں اور غلط کاریاں اس قسم کی ہوں۔
 جو مسیحی انسان سے ثابت کرتی ہوں تو پھر وہ خود
 کی پہلی سہری کا باعث بن کر رہ سکتا ہے۔ اس کے
 لئے مناسب ہے کہ خود انہیں ہی سے اس سوال کا حل
 پایا جھٹکے۔ کہ وہ عیسوع کی نسبت کیا کہتی ہے؟
 کیونکہ اگر یہ دونوں کی تاریخ کو دیکھیں تو پھر
 جاسے اور ان الزامات کو جو انہوں نے عیسوع پر لگایا
 میں پیش کیا ہوا ہے تو ہر حال میں اس کے جواب میں
 کیا جائیگا کہ یہ تصویر انہوں نے اپنی ہے۔ ہر حال
 پہلے ہی اس فقرہ میں سے عیسوع کا سائنہ لکھا
 جاوے جو جو عیسائی پیش کرتے ہیں۔

اس معاملہ میں پہلے میں عیسوع کی اپنی شہادت
 پیش کرنی چاہتا ہوں۔
 مسیحی کی مجلس کے ۱۴ باب کی ۱۷ آیت میں لکھا ہے
 کہ ایک شخص نے اس کے مسیح سے کہا اے نیک، ستائیں
 کو خدا کا نام کروں کہ وہ تمہیں زندگی بخلاں۔ اس نے
 اس سے کہا کہ تو مجھ کو کیا کہتا ہے نیک تو کوئی نیک
 مگر ایک ہی خدا۔
 یہ ایک فقرہ ہے جو عیسوع کی زندگی پر ایک روشنی پڑتا
 ہے۔ اس فقرہ کو طلب کو انہیں عیسوع سے اور ان کے
 میں ہی بیان کیا گیا ہے۔ اب اس تمام پانچوں
 نیک سے خود انکار کرتا ہے۔ یہاں الفاظ دیگر اپنے گہوارے
 ہونے کو تسلیم کرتا ہے جس آیت کی توجیہ اور تائید
 میں عیسائی مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ ہر حال سے
 میں۔ جب کچھ میں نے لکھا ہے تو پھر لکھنا چاہتا ہوں
 ساری توجیہ کا جو یہ کہنا ہے۔ جس سے صاف ہوا
 ہوتا ہے کہ خود وہ آیت انہوں کو کوئی بھی اور جتنا بھی
 اور توجیہ پیش کرتے ہیں اس کے اندر کوئی حقیقت اور
 اہمیت نہیں چھپا سکتے۔ ہر حال میں اس آیت کو روں
 لکھتا ہے۔

اور کچھ ایک شخص نے پاس گرس سے کہا اے استاد
 میں کوئی نیک ہوں تاکہ ہمت کی زندگی پاؤں اس نے
 اس سے کہا کہ تو مجھ سے نیک کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟
 نیک تو ایک ہی ہے۔
 اس جو ترجمہ کو مسیحی کی انجیل کے محمولہ مقام پر
 رکھا گیا ہے مگر حقیقی اپنا اثر نہیں دے سکتا۔
 ہزاروں لاکھوں انجیلیں اس ترجمہ کی جو میں نے
 لکھا ہے جس پر ہر مسیحی اور عیسائی کو جانے والی
 اس خیانت کوئی انہوں پر کئے ہیں۔ اس لئے حافیہ

لکھنا اگر بعض نے اسے سنو میں اس میں ہر آیت
 کہ تو مجھ کو نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر
 ایک ہی خدا علاوہ اس خود تسلیم کردہ ترجمہ کے تو
 اور قس کے محمولہ بالا مقامات میں ہی الفاظ بتیغ
 موجود ہیں جو انجیل مسیحی کے حوالے سے لکھے ہیں۔
 ہر حال میں مقام پر یہ نجات یا نجات کردہ اپنی پہلی کو
 یہ وہ مسیحی کی کوشش ہے کہ اسے تو قس اور قس
 کا حوالہ لے کر وہی کرنے کوئی انجیل میں موجود ہے۔
 اور یہ یہ آیت جس کا ترجمہ امرض سے بچنے کے لئے
 لکھا گیا ہے خود کبھی ہی ہے کہ یہ ترجمہ صرف کا بجا
 بنو رہا ہے۔ کیونکہ اس کا سوال آوے ہے۔

۱۔ اس میں کوئی بھی نہیں کہ وہ مسیحی زندگی ہاں
 اب اس سوال کے جواب میں نہیں کہ اس کو (جس کے سر)
 خود خدا عیسائیوں نے کج الوہیت لکھا ہے اور
 جس الوہیت کی مٹی جو دیوں نے کاٹوں کاٹ کر
 پیدا کیا ہے ایک ہر قوم پر حاکم کیا کہ انسان پرستی
 سے بدو کو پالیا (وہ دیکھا جائے تھا جو مفید طلب
 اور کام تمام ہوتا ہے مفید اور ناقص بات کہہ دیتی
 چلا اس سوال سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ اور

سوال از آسان جواب از آسان
 کا مصداق ہے۔ کوئی دانشمند عیسائی کا لاہریا
 اس بات کا جواب دے کہ مذہب بالا سوال سے اس
 جواب کو کہ

تو مجھ سے نیک کی باتیں دیتا ہے نیک تو ایک ہی ہے۔
 کیا تعلق؟

اگر اس مفید ترجمہ کو ہی صحیح مان لیا جائے تو اس
 سے عیسوع کی معرفت اور بصیرت پر نظر نہ لگے الزام
 عاید ہوتا ہے جس کا جواب عیسائی یقیناً عیسائی نہ دے
 سکیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ بات چنانچہ ہوا
 جو عیسوع صاحب نے دیا ہے ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ
 انسان کی حقیقت سے واقف تھے اور انہیں مسیحی
 کی فطری معلوم تھی۔ اور شاہد کی زندگی (جو نجات
 کا حق صادر شدہ) کی مابست سے باہر نہ تھا۔
 تھا کہ وہ اس وقت سے نیک اور گناہ اور ابدی زندگی
 کے متعلق وہ مفکر تھے جو ان کی شان کے مستحق تھے۔

انہوں نے تو انہیں اسے مانوس کر دیا کہ تو مسیحی
 کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ جبکہ خود مسیح
 الفاظ میں اس کا ایسا سوال کرتا ہی نہیں چاہئے۔
 سرے اس مفہوم کی تائید عیسوع کا یہ فقرہ ہی کرنا ہی
 کہ نیک تو ایک ہی ہے۔ کیونکہ اس سے یہ لگتا ہے
 کہ کوئی دوسرا نیک ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ ایک شخص
 اپنے اندر نیک کے لئے ہی خواہش اور ایک غرضی تھا
 پا جاوے وہ چاہتا ہے کہ اس مقصد غرضی کو اس کے
 لیکن اسے ایسا جواب دیکر مانوس کر دیا جاتا ہے۔
 کہ یہ ترجمہ کے فقرہ صحیح ہے تو اس سے تو کچھ ناگوار

کوئی مفید بات ہی نہیں سکتی تھی اور نہیں تو ہی
 کہ انہوں نے اپنے صنعت و بشریت کو دیکھ کر
 انکساری سے انکار کیا لیکن موجودہ ترجمہ ان کے
 حالات ہمارے ہی کو سنی لگتا ہے اور انہیں جو ایسا
 ظہور کرتا ہے۔

اور مذہب میں الزام قائم کرتا ہے۔ اولاً عیسوع
 ایسا کم سمجھتا ہے سوال کا جواب دینے کی آبر
 قابلیت دیتی۔

دوئم۔ نیک کی حقیقت اور گناہ کی مابست سے
 محض واقف تھا۔

سوم۔ حیات ابدی کی لذت سے نا آشنا
 اور اس مقام پر ہر کچھ کے ذریعہ کلام کو نام

نہ تھا۔

چہارم۔ نیک کرنے کے لئے اس میں جوش نہ تھا۔
 بلکہ سردی کو ہی مانوس کر دیتا تھا۔

ایکویں۔ تباہی کے میں نفس کی یہ حالت ہو اس
 کے متعلق یہ کہنا کہ خداوند تھا وہ نجات دہندہ
 ہے اس قدر غلطی اور ایمانی کمزوری ہے۔ خود کو
 وہ نجات کے مفہوم اور فناء سے ناواقف اس کے
 نتائج بصیرت اور معرفت کا پیدا ہونا گناہ اور

نیک کی حقیقت سے نا آشنا ہونا (دیکھو اسے نیک)
 وہ دوسروں کو یاد دے گا کہ کیا اس کا لگاؤ ہے۔

یہ تو ایسا اس کا قول ہے اب آؤ دیکھیں کیا اس کے اپنے
 اعمال کیا ہیں کیا انہیں روحانیت اور حقیقت
 صہیت پائی جاتی ہے؟ کیا وہ اخلاقی فاضل اور

نیک کے لئے خارج اپنے اندر لکھتے ہیں؟
 عیسوع کی پہلی لائین کا سب سے پہلا واقعہ
 حضرت یوحنا کے نام پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے

پہلے کے حالات۔ انہوں نے ظاہر کیا تھا کہ ان انجیل
 سرور میں کہیں بھی نہیں لکھے ہیں۔ ہر حال میں

میں کے لئے ضروری ہے۔

تاسیس میں اس امر کو چھوڑ کر اور اس شخص کو الگ کر کے
 اس مطلب پر بحث کرتا ہوں انہیں سے معلوم ہوتا
 ہے کہ جو حقائق انہوں کا اقرار دیتا تھا وہ دیکھتے
 یہ وہی ہیں ان نور میں ان کو خود دیکھتا تھا جس میں

نام عیسائی تھا جو میں شہید ہے۔ اب انہیں انجیل
 میں لکھا ہے کہ یہ نے بھی ان کے ماتھے پر لکھ
 اور شہید پایا۔

عیسائی مولفین انہیں کو یہ دیکھتے خود ان کا
 اور انہوں نے اس سے بچنا شروع کر دیا۔
 یوں ہی کہ جو یہ حقائق شہید دیتے سے انکار کرنا
 لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے۔

اگر یہ نفس انہیں کوئی گناہ ہے انہوں میں
 نہیں کرتا تھا تو اسے اس حرکت غلط نہ لگتی
 فائدہ کیا تھا۔ (باقی پانچویں نمبر)

تذہبی نیا پر سرسری نظر

کرشن اوتار | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دور میں

آپ ہندوؤں کے لئے مقررہ کرشن اوتار میں ہندو مسلمان امتوں میں حقانیت اور حقیقت سے گذر کر یہودی اور مسیحی کا کام لیا جاتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے دل مستحضر اور سچے دل سے لایا جاتا ہے۔ یہودیوں کے کہیں انہیں خدا کی ہمدیہ کتاب کی بیانیہ سادوں یا حشرۃ اللہ العباد صایا فہم میں موصولہ آقا کا نوا بہرہ نصرت کی۔

کرشن منشی | ایلوڈیٹ کا دوسری فاضل ایڈیٹر کوثر ان کے ایک معلق

کے خلاف اپنا نام ایلوڈیٹ رکھتا ہے مگر میری حضرت جنت اللہ کے اس دور میں کرشن اوتار پر احمدیوں کا نام کرشن بھی تجویز کرتا ہے۔ نہایت ادب سے ایچے دوسری فاضل کو بتایا جاتا ہے کہ میں کبھی شک نہیں کرتا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت اور صداقت کے قابل میں لیکن میری بھی آپ عیسائی کہتا تھا کہ آپ اپنے نہیں کریں گے سیراحیاں ہے کہ آپ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت پر ایمان لاتے ہیں مگر وہاں پسند نہیں کریں گے کہ آپ کا نام یہودی رکھتا ہے۔ اگر آپ ان دونوں ناموں کو اپنے قبول کرنے کو طیار میں تو ایسی حقیقت سے اگر آپ کسی احمدی مسلمان کو کرشن بھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت کرشن کی رسالت کا اسی طرح قابل ہے جیسا کہ دوسرے نبیوں کی رسالت کا تو برا سادہ کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ میں تو حضرت کرشن کو سچا مسلمان مانتا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام میں کا ایک فرد پر جماعت متعین سے ہونا تو عیب کی بات نہیں۔

بہوپال میں قالون علق | بہوپال میں مسافروں سے نکل کر کے انکو تباہ کرتے ہیں

مسافروں سے نکل کر کے انکو تباہ کرتے ہیں مسافر پر علاقہ بیکر دسرا خاندان کا ش کرتے ہیں انہی کے لئے سڑک کا تعمیر و قانون طیار کر رہی ہیں

مورخہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۸۷ء جرنیشن (ملک چین) سے سنا ہے کہ میرے پاس بذریعہ ڈاک پہنچا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس شخص نے میرے پرچہ بھیجا ہے۔ بہر حال اس پرچہ میں مندرجہ حاشیہ عنوان سے ایک دلچسپ نوٹ شائع ہوا ہے جسکو اس حاشیہ زبان میں صواب و تیاس میں درست منظر کے ذریعہ کوئی نیکو باتیں کے متعلق دیا ہے۔ جیسے بہت کچھ بحث و مباحثہ جاری ہے۔ دین نے اپنے نیکو میں بیان کیا۔ کہ ہمارا عقیدہ بائبل کے الہامی ہونے کے متعلق بالکل بدل گیا ہے۔ اس قیاس کی تائید میں وہ کتاب پیدا کرنے دو باب پیش کرتا ہے جسکو منظر و منظر اور تخیل کے لیتا جاتا ہے۔ وہ ایسی کلام میں کہتا ہے کہ یہ ہر ایسی بہت سی کہانیاں مثلاً سائپ کا یا لکھنے کا کلام کہ آپ علمی پہلو کے لئے اس سے تاریخی واقعات کے طور پر سرزد نہیں کر سکتے بلکہ انہیں خیالی اور ساختہ سمجھنا چاہئے۔ جیسے بعض روحانی سبق لینے کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

عزیز مجھ نے اپنا خیال بائبل کے متعلق میں قسم کا ظاہر کیا ہے اور ہم نے کچھ بہت بڑی حقیقت رکھتا ہے۔ اس پر سے ایک عام شور مچا رہا ہے اور پادریوں کی جماعت میں اس کے بیان پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کہیں سکاڑک نے ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کے خیالات تو بائبل کی بنیاد ہی کو اکھاڑا دیں گے۔ کیونکہ اس سے مسئلہ الہام پر حملہ کیا گیا ہے چنانچہ چکھتا ہے کہ ہم ہرگز یہ نہیں سمجھتے کہ بائبل کے کلام کا ایک حصہ تو الہامی ہو اور دوسرا نہ ہو کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ بائبل کو مرتب کرنے والے الہامی تھے اس بات پر ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ خدا کی آواز ہی ہے اور عیسائی مذہب کا خاتمہ مقدور ہو چکا ہے۔ ایسے خیالات کا پیدا ہونا ضروری ہے جو لوگ کو شش کرتے ہیں کہ اس قسم کے خیالات سے عیسائیوں کو متاثر نہ ہونے دیں وہ ایک ذریعہ سیلاب کو جو ایک بلند کلاسی سے گزرتا ہے ایک کہانیاں کے تلے سے روکنا چاہتے ہیں جو بعض نامکمل پر

یہی ضرورت مسیح موعود کی دہائی کی

جو کانفرنس اس سال لکھنؤ میں ہوئی ہے اس کی منظر نامہ فعالیت سنی و غیر علماء لکھنؤ نے لی ہے اس پر جیسے اخبار منظر نامہ کہ لکھنؤ میں سنی و غیر علماء کرام کی سی و تحریک سے جو عظیم نشان جلد کانفرنس و علی گڑھ کالج کی مخالفت کے لئے منعقد

کیا گیا اور اس میں مذہبی احکام سے کام لینے کی جتنی سرگرمی دکھائی گئی وہ قوم کی بد بختی کا نشان اور حصے زیادہ حضرت الیزبے۔ مگر قوم کی بد بختی سے مسلمان علماء زمانہ کی حالت و ضرورت کی خبر بجا رہی ہوا نہیں کرتے اور غور ان کے فتوے کا زبردست اثر جو قدس و احترام گنوا کے لئے پاس باقی رہ گیا ہے استعمال کرنے پر طیار ہوجاتے ہیں جس سے دینی احکام کی بے وقعتی ہوتی ہے اور غیر تمام کو نبوی اڑانے کا موقع ملتا ہے۔ حقیقت میں علماء دینی حالت میں نہ مان رہے ہیں اور یہ انہیں ملے علم و علم کی عظیم نشان پیش کرتے ہیں جو پوری ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ سچ موعود کے زمانہ میں سید گروہ سب کو زیادہ بدتر ہو گا۔ اب ان کی حالت بگڑ گئی اور اس زمانہ کی اس منہ شدہ حالت پر زبردست شہادت دی رہے ہیں۔ مگر مجھ افسوس ہے کہ جولوگ اس امر کو اعتراض کرتے ہیں کہ طبعی حالت بگڑ چکی ہے وہ بھی بول کر یہ ملے علم و علم کی اس پیشرو کی تہ نہیں کرتے اور خدا کے موعود پر ٹپکے مارتے ہیں۔

ثواب کا کام

میں نے ایک گزشتہ اشاعت میں مولوی غلام محمد صاحب طالب علم ایف۔ اے لاکھنؤ کی فیس و اخذ کے متعلق تحریر کی تھی خدا کا شکر ہے کہ اس میں سنا نمایاں کامیابی ہوئی۔ بعد میں میری ملحق محمد صادق صاحب سرگندھڑ مدرسہ تعلیم الاسلام نے مجھے متوجہ کیا کہ وہ اور کالج میں ڈاؤن اور طالب علم کی ایک ہی قابل مدد ہیں ایک مائی سکول کا طالب علم کی اور ایک کالج کلاس کو بائبل کے لئے پڑھا رہے ہیں فیس داخلہ کے لئے مطلوب ہیں۔ اسے اس تو ملی خدمت میں جو تعاون دے الیزبہ و التقویٰ پر عمل کر رہی ہے۔ زمانہ کفری اور چنے چڑھے الفاظ میں مجھے تحریک کرنے کی حاجت نہیں جلد میرے قوم جناب ملحق محمد صاحب سرگندھڑ مدرسہ کے نام بھیج دی جاتی ہے اس پر یہ کہ تم میں سے تو ہر سہرے چکے اب جیتے ہی باقی ہیں۔

فرانس میں ایک مائیں اس نے کہا کہ کس نے ایجاد کیا ہے جس میں بھلے کے ذریعہ میں داریے جاتے ہیں چاہے عیسائی یا سنی ہو مگر اس میں ملحق سنی نہیں گئے ہیں اور نہ ان کے اس میں جیسے کا خون ہے کیونکہ سخت گری بہت سے ہی نامور جاتے ہیں۔

دلچسپ۔ اور علمی خبر و ناکام

ٹوکارٹر۔ آر۔ ڈی۔ پڑے صاحب اخبار انیسٹ کے ذریعہ میرے لئے ظاہر کرتے ہیں کہ جس شخص کے وائٹ کنندے اور خراب ہو کر اس کی صورت ہی اچھی نہیں ہوئی اور جو اس لئے کے ذریعہ سڑ میں ہو کر اس کے جسم کے اندر جانیلی وہ گندی ہو جانے کی اور اجرام اس میں سرب کر جائیں گے اور خدا لکھا ہی جائے گی اس میں ہی حضرت انزلی۔ (الحک) دینا کے روحانی طبیب انہیں ملے علم و علم کے لئے سڑ کی جو تا کمر فرمائی ہے اس کی خوبی کی اب ہی عقیدہ تصدیق کرنے کی ہیں۔

شہد کی کہیں کے لوگ میں دعا صیت اور تاخیر سے جس سے صاف رسد رہ جاتا ہے لیکن کہیں سے ملنے کے لئے لگانا نظر سے خالی نہیں ہے اس لئے جو شخص اس طریق سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ مندرجہ ذیل ترکیب سے کام لے۔ شہر میں کہیں کور بڑی ہو سے قدرتی اور طبعی طور پر نصرت ہو اس لئے انکے چہرے کے پاس رہ کر جانا بہ ایک کسٹل ٹانگ دیا جاوے۔ سکریاں اسی میں ٹانگ ماریں گی جس سے انکے ٹانگ اسی میں ان ٹانگوں کو کھال کر ایک سوڈنک و اوٹن ٹن میں ملکر تین یا چار دن تک کسی طرف میں نہ جاوے اس کے بعد انکے کو تیار کیا جاوے اور ہر روز دس تین بار دس دس قطرے ہر مال کے جاویں اس سے مریض کو فائدہ ہو گا۔ (الحک)۔ خدا تو اسے کی مجید کتاب کی ہے سے ہی فکرت ثابت ہوتی ہے۔ اسے منہ نہ کی کہی کے تیار کردہ خد کے متعلق یہ منہ نہ اس فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے اس میں قرینہ پر حق کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہے۔

فرانس میں ایک مائیں اس نے کہا کہ کس نے ایجاد کیا ہے جس میں بھلے کے ذریعہ میں داریے جاتے ہیں چاہے عیسائی یا سنی ہو مگر اس میں ملحق سنی نہیں گئے ہیں اور نہ ان کے اس میں جیسے کا خون ہے کیونکہ سخت گری بہت سے ہی نامور جاتے ہیں۔

میں نے اپنا نام ایلوڈیٹ رکھتا ہے مگر میری حضرت جنت اللہ کے اس دور میں کرشن اوتار پر احمدیوں کا نام کرشن بھی تجویز کرتا ہے۔ نہایت ادب سے ایچے دوسری فاضل کو بتایا جاتا ہے کہ میں کبھی شک نہیں کرتا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت اور صداقت کے قابل میں لیکن میری بھی آپ عیسائی کہتا تھا کہ آپ اپنے نہیں کریں گے سیراحیاں ہے کہ آپ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت پر ایمان لاتے ہیں مگر وہاں پسند نہیں کریں گے کہ آپ کا نام یہودی رکھتا ہے۔ اگر آپ ان دونوں ناموں کو اپنے قبول کرنے کو طیار میں تو ایسی حقیقت سے اگر آپ کسی احمدی مسلمان کو کرشن بھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت کرشن کی رسالت کا اسی طرح قابل ہے جیسا کہ دوسرے نبیوں کی رسالت کا تو برا سادہ کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ میں تو حضرت کرشن کو سچا مسلمان مانتا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام میں کا ایک فرد پر جماعت متعین سے ہونا تو عیب کی بات نہیں۔